

جسٹریٹ ایل نمبر ۲۶۵

ماہنامہ



دیر
ظہور احمد بگوبی

بھیرہ
پنجاب

بیادگار

اعلیٰ حضرت جامع الشریعت والطریق فخر العلماء قدوة السالکین زبد العارفین
امام العاشقین مولانا الحسین محمد ذاکر گوبی نور اللہ مرقہ

منجانب لکین حری الانصار سیدیہ (پنجاب)

اغراض و مقاصد (۱) اندرونی و بیرونی عملوں سے اسلام کا تحفظ تبلیغ و اشاعت اسلام۔
(۲) اصلاح رسوم (۳) احیاء اشاعت علوم دینیہ۔

قواعد و ضوابط (۱) رسالہ کی عام قیمت دو روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ ہندیہ وی۔ پی پانچ آنے
زیادہ خرچ ہوتے ہیں۔ جو صاحب پانچ روپے یا اس سے زیادہ رقم بغرض اعانت

ارسال فرمائیں گے وہ معاون خاص منظور ہوں گے۔ ایسے حضرات کے اسمائے گرامی شکر کے ساتھ درج
رسالہ ہوا کریں گے۔ (۲) غریب مفلس شخص اور طلباء کیلئے رعایتی قیمت سالانہ مقرر ہے (۳) ارکان

حزب الانصار کے نام رسالہ مفت بھیجا جاتا ہے۔ چندہ رکنیت کم از کم چار آنہ ماہوار یا تین روپیہ سالانہ مقرر
ہے (۴) نمونہ کارچہ تین آنے کے ٹکٹ ارسال کرنے پر بھیجا جاتا ہے مفت نہیں بھیجا جاتا (۵) رسالہ

ہر انگریزی ماہ کے پہلے عشرہ میں ڈاک میں ڈالا جاتا ہے۔ دیہات کے چھٹی رسالوں کی غفلت سے اکثر
رسائل راستہ میں تلف ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جن صاحبان کو رسالہ ملے وہ مہینہ کے آخر میں اطلاع

دے دیا کریں ورنہ دفتر ذمہ وار نہ ہوگا۔ جملہ خط و کتابت و قریب میل ذریعہ نام

منیجر رسالہ بشم الام بھیر پنجاب ہونی چاہیے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ماہانہ شمس الہندیہ

بھیرہ پنجاب

جلد ۵ باب ماہ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ مطابق ماہ اگست ۱۹۳۲ء نمبر ۸

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر
۲	اعلیٰ حضرت حضور نظام میثمان علی خان خلدی اللہ علیہ	۱
۳	رما خوز	۲
۴	اعلیٰ حضرت حضور نظام میثمان علی خان خلدی اللہ علیہ	۳
۴	(رما خوز)	۴
۵	شمیہ خاتون صاحبہ دہلوی	۵
۷	سیرٹری انجمن تبلیغ الاسلام کلکتہ	۶
۱۲	مولانا زحیر صاحب عاقل شہسوار	۷
۱۶	مولوی عبدالکیم صاحب گراتی	۸
۲۲	میاں کریم بخش دغیو و سیرٹری انجمن اسلامیہ سکسلا	۹
۲۴	(دغیو)	۱۰
۳۲-۳۷		۱۱
۳۸-۳۵		۱۲

فرمان شاہی

محرم کے موفیہ پر اعلیٰ حضرت حضور نظام خلدائے ملکہ نے ایک اعلان جاری کیا تھا جس کو شیعہ اخبارات نے جلی عنوان سے شائع کیا۔ اور پھر کے ایک شیعہ نے بھی اسے پورٹ کی صورت میں طبع کر کر تقسیم کیا۔ شیعوں نے اس اعلان سے اعلیٰ حضرت کا شیعہ کی طرف مائل ہونا ثابت کرنا چاہا۔ اہل سنت کے دلوں میں اس اعلان کے مطالعہ سے شکوک پیدا ہوئے تھے۔ اعلیٰ حضرت حضور نظام دکن خلدائے ملکہ نے ایک اور اعلان اس سلسلہ میں شائع کیا ہے جس سے تمام غلط فہمیاں دور ہو سکتی ہیں۔ وہ مجنبہ درج ذیل ہیں:

”میں نے گذشتہ سال اور سال رواں میں ماہ محرم کے احرام کے متعلق ایک فرمان جاری کیا تھا مجھے اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض حلقوں میں میرے مافی الضمیر کے غلط معنی لئے گئے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر میرا صحیح مفہوم سمجھنے میں لوگوں کو غلطی یا مشکل واقع ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے مجھے یہ منتظر سا زمان جاری کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی ہے تاکہ میرے سابقہ بیان کے متعلق جو جو غلط فہمیاں پھیل رہی ہیں دور ہو جائیں۔“

میں نے قیہ فرمان میں جو کچھ بھی لکھا تھا نصیحت کے طور پر لکھا تھا میں کسی پر جبر یا سختی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بلکہ میری عین خواہش اور صاف مطلب یہی ہے کہ میری رعایا کا مسلمان (بلکہ ہر ایک مذہب کا پیرو) اپنے عقیدہ کی پیروی میں کامل طور پر آزاد ہے۔ کلمہ نہ جانے کے متعلق میرا حکم صرف ان مجالس اور محافل کے محدود

ہے جو سرکاری اہتمام سے منعقد کی جاتی ہیں۔ شخصی اور خانگی مجالس کے ساتھ اس حکم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا کچھ قسم کا جبر یا سختی پیش نظر نہیں ہے۔ لا اکواہ فی الدین۔

میرے ذاتی یا ایسی ادمیر سے پیش رو بزرگوں کی حکمت عملی ہمیشہ سے یہ چلی آئی ہے۔ کہ اس وقت تک کسی مذہب یا فرقہ کے مذہبی معاملات اور رسوم میں دخل نہ دیا جائے جب تک وہ اہل علم میں خلل انداز نہ ہوں یا ان سے نقص امن کا اندیشہ پیدا نہ ہو۔ میرا یقین ہے کہ حکمرانی اور قیام امن کا صحیح طریق کار یہی ہے۔ خاص کر ایسے علاقہ جات اور ممالک میں یہ طریق چاہنا بی اور بھی زیادہ درست رہتا ہے جہاں مختلف مذاہب اور اقوام کے لوگ آباد ہوں اور مختلف عقائد کے باشندے ایک دوسرے کے دوش بدوش ایک ہی دلوں رکھ کے ماتحت بستے ہوں۔ اسلام پاک کی صحیح تعلیم ہی ہے کہ خواہ تم کسی مذہب اور عقیدہ کے پیرو ہو۔ لیکن تم دوسروں کی دل آزاری نہ کرو۔ ان کے جھوٹے معبود کو گالی نہ دو۔ تاکہ وہ تمہارے سچے خدا کو برا بھلا نہ کہیں۔ میرے خیال میں زندگی کا صحیح اصول بھی یہی ہے۔ میں جہاں ایک طرف پیغمبر خدا (ص) اور ان کے خاندان کا ادنیٰ غلام اور شاگرد ہوں وہاں دوسری طرف میں اسلام کے تمام بزرگان دین اور اصحاب کبار کا درجہ بدرجہ ادب ملحوظ رکھتا ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے حق فرماتا ہے: رضی اللہ عنہم ورضو عنہ (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے) اور وہ اللہ کی رضا مندی و صوفیہ تھے۔“

مرزائیوں کی تعداد

کے متعلق دروغ عظیم

پچھلے دنوں احمدیہ جماعت کی تعداد مرزا محمود کے قول کے مطابق پچپن یا پچھپن ہزار بیان کی گئی تھی۔ مرزائیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی زبانی مرزائیوں کی تعداد لاکھ یا سوا لاکھ سے زیادہ نہ تھی لیکن حال میں مسٹر درد نے مسٹر فلی کو دوران ملاقات میں مرزائیوں کی تعداد ایک ملین یا دس لاکھ بتائی ہے۔ یا تو مرزائی نمائندہ کو ملین کے معنی معلوم نہیں۔ یا انہوں نے دیدہ دانستہ بڑا جھوٹ کہا ہے۔ جو بچید قابل افسوس ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں الحکم قادیان لکھتا ہے کہ ایک روز مسٹر فلی ہم بے مسجد دیکھنے آئے۔ اور ملاقات کے کر دیں افتتاح مسجد کے متعلق باتیں کیں۔ ہم بچاٹے پر بیٹھے تھے۔ مسٹر فلی کا حاضرین سے تعارف کرایا گیا۔ پہلے خوش گپیاں ہوتی رہیں۔ بعد ازاں فلی صاحب نے جماعت احمدیہ کی تعداد دریافت کی۔ درد صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے پاس باقاعدہ رجسٹر نہیں ہے تاہم ہمارا جو خیال اور اندازہ ہے وہ ایک ملین کے قریب ہے۔ فلی صاحب نے کہا کیا یہ جماعت پنجاب میں سب سے بڑی جماعت ہے اس کا جواب بھی اثبات میں دیا گیا۔ تو یہ خود بخود ان لوگوں کو صریح جھوٹ بولنے سے بھی شرم نہیں آتی۔ چند ہزار کی تعداد کو ملین یعنی دس لاکھ بتانا ان کی دیدہ دلیر

پر دلالت کرتا ہے۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ پنجاب میں مسٹی بھر مرزائیوں کو سب سے بڑی جماعت بتا دینا یہ کتنا بڑا دروغ عظیم اور گناہ کبیرہ ہے۔ بیسیوں نئے نئے فرقے پیدا ہو چائے باوجود تفصیل کتابی آج بھی اہل سنت والجماعت کی تعداد پنجاب میں تمام فرقوں سے زیادہ ہے۔ مرزائیوں کی تعداد تو نہ شریف سیال شریف جلالپور کیلکیاں اور کوٹہ شریف کی گدیوں کے مڑوں سے فردا فردا بھی زیادہ نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک گدی کے عقیدت مندوں کی تعداد مرزائیوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔ درد صاحب کے صریح جھوٹ پر مرزائیوں کو محجوب اور شرمسار ہونا چاہیے۔

کلام الملوک ملک الکلام نعت شریف

لا اعلیٰ حضرت حضور نظام میر عثمان علی خان خلد اللہ ملکہ (ع)
عجب رتبہ ہے محبوب خدا کا خدا خود ہے شاعران مصطفیٰ کا
گنگا ران امت کو فقط ہے بھروسہ شافع روز جزا کا
ابھی مرنے ہوں زندہ میں ناں تو کہوں کلمہ اگر وصل علیہ کا
درخشاں ہے جو ایسا یعنی خورشید یہ خاکہ ہے انہی کے نقش پا کا
شگفتہ غنیمت دل ہو جو جائے کوئی جھوٹا دینے کی ہوا کا
ازل سے ہوں میں بیمار محمد نہ عیسیٰ کا نہ طاب ہوں دوا کا
میں عثمانی دیر داماں ہی ہوں
بیسے کام آئے تباہیہ صفا کا

دیگر

گنم سرنامہ این فوت بسم اللہ اعظم را
 اتی سینہ ام را مطیع نور نبی گردان
 ز اسرار معانی طبع را گوهر فانی گردانی
 چہ صورت صورت زیبا چہ زلف زلف شیکینی
 بگنم کشور معنی بسازم مجموع عالم را
 ازاں ضو روشنی در دہ دل و جان و دماغ
 بدہ جلوہ ز ستر غیب مضمون و بیانم را
 بسوئے خود کشد آن ہوش را این قلب جانم را
 زہے سلطان دین عثمان کہ نامش مصطفیٰ احمد
 تنہیغ عاصیاں گردید رحمت جسدہ عالم را

شکریہ خدا کہ صبح دہشتاں ہے رسد
 وقت است آنکہ حج و زیارت شود نصیب
 رنج و اہم بود کہ بود علت و مرض
 بے ساز و برگ ہر کہ نہد سوئے تو قدم
 از حضرت رسولؐ چہ فرماں ہے رسد
 این شروہ آب و شش ز رحمت ہے رسد
 ہر درد را کیوئے تو درماں ہے رسد
 نئے بردرت رسیدہ بہ ساماں ہے رسد
 نازم بہ نجات خویش کہ از شاہ و دو جہاں
 چشم کرم بہ حالت عثمان ہے رسد

ختم کر دیا۔ انبیاء علیہم السلام ایک قوم یا گروہ نہیں۔ اور کسی
 کا خاتم یا خاتم ہونا صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے۔ یعنی ان میں
 سے آخری ہونا۔ پس نبیوں کے خاتم کے معنی مہر نہیں۔ بلکہ
 آخری نبی ہیں۔ اور یہ وہ عقیدہ ہے جس پر سارے تیرہ سو
 سال سے مسلمان قائم چلے آتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب
 اپنے بیان میں صاف اقرار کیا ہے کہ نبوت کا سلسلہ حضور
 رسالت و آباء کی فات پر ختم ہو گیا۔ حضور کے بعد نبوت کا

مرزاجی کی نبوت سی انکار

(ما خود از پیہ اخبار)

مولوی محمد علی صاحب ایم۔ نے اپنے ترجمہ القرآن میں
 لکھتے ہیں: خاتم النبیین و خاتم النبیین کے
 معنی ہیں آخری نبی حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین
 اس لئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت کو آپ کے ساتھ

نہیں کیا کیونکہ وہ خوب جانتے تھے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے اگر مرزا جی سوچتے کہ دنیا ایک فانی چیز ہے۔ ان فانی اشیاء کی خاطر کیوں اپنی عاقبت خراب کر رہا ہوں تو یقیناً وہ اس جھوٹے دعوے سے باز آ جاتے :

پروہ اور اسلام

(از محترمہ شمیمہ خاتون صاحبہ زاہد دہلوی)

پرے کو دنیا سے مٹانا ایسا ہی خام خیال ہے جیسا کہ اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا ہوتا ہے اور یقیناً پردہ دنیا سے جب ہی اٹھ سکتا ہے جب اسلام صفحہ ہستی سے مٹ جائے۔ میں جہاں تک پردے کے مسئلہ کو گہری نظر سے مطالعہ میں لائی ہوں۔ وہاں پردے میں عورتوں کے لئے بہترین غفلت پائی ہوں۔ عورت کوئی تحریک کا تعزیر نہیں ہے کہ جس کو سجادہ حجاز کریموں کے ٹکڑے پر رکھ دیا جائے اور لوگوں کے لئے تماشہ بنایا جائے۔ عورت نے پردہ میں رہ کر وہ کارہائے نمایاں کئے ہیں جنہیں دنیا کو کھ کر دیکھ کر دنگ رہ گئی جو آج تک بے پردہ خواتین کے حصہ میں نہیں آئے۔ عورت نے میدان کا زائیں اپنی شمشیر بردار کے جوہر دکھا کر اپنی بہادری کا سکہ جو اندروں کے دلوں پر بٹھا دیا۔ عورت نے محنت کی مالک ہو کر حکمرانی کر چکی ہے۔ عورت نے سپر سلاوی کرتے ہوئے میدان جنگ میں فوج کو لڑایا اور فوج پالی۔ لیکن پردہ میں مٹھ پر نقاب بھی اور ہاتھ میں شمشیر جو ہر دار دیکھنے تاریخ اسلام ہمارے پیش نظر ہے۔ حضرت خولہ بنت اذدر

دعی جھوٹا ہے۔ اس بیان کے مطابق مسلمہ کذاب اور مرزا غلام قادیانی مساوی درجہ رکھتے ہیں۔ مرزا جی نے اپنے طوے لٹائے اور طلب زد کی خاطر خاتم النبیین کی مضحکہ خیز تاویل اور خود ساختہ معنوں سے ایک عالم کو جو حیرت زدہ رہا ہے کہیں خاتم کے معنی مہر تبار لکھا ہے کہ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے اتنی ہونا لازمی ہے کہیں لکھ دیا ہے کہ خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرنا ہے کہ جب کوئی پردہ منہاں باقی ہے۔ اس وقت تک اگر کوئی نبی کہلائیگا۔ تو اس مہر کے ٹوٹنے والا ہو گا جو خاتم النبیین پر ہے لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہوا کہ باعث کمال اتحاد اور نفی عہدیت کے اسی کا نام پالیا ہو۔ اور صاف آئینہ کی طرح اس میں محمدی چہرہ کا انعکاس ہو گیا ہو تو وہ اخیر مہر ٹوٹنے کے نبی کہلائیگا۔ مرزا جی کے اس بیان کے مطابق جو شخص حضور کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا مہر کو ٹوٹنے والا ہو گا۔ پس مرزا نے قادیانی نے خود غرضی کی وجہ سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ اور اسی وجہ سے وہ مہر نبوت کے ٹوٹنے کا ترکیب ہوا۔ ورنہ حضور خاتم النبیین کا فیضان اقیات جاری رہے گا۔ اور حضور کے کمالات نبوت سے عاشقان رسول صلح اور مومنین ہمیشہ فیضیاب ہوتے رہیں گے حضرت محبوب سبحانی۔ خواجہ بابر بدستطامی۔ داتا گنج بخش علی حوییری۔ ابن ادر خواجہ ابن الدین شہتی اجمیری وغیرہ لاکھوں کر وڑوں برگانہ زندگان خدا اور عاشقان رسول صلح ایسے ہو گئے ہیں کہ جو فتاویٰ الرسول تھے۔ لیکن انہوں نے نبوت کا دعویٰ کبھی

اور ان کے ساتھیوں کے کارنامے ہمارے لئے درس عمل ہیں۔ جس وقت میدان کارزار میں نصرانیوں کا پہلہ غالب تھا حضرت خدار بن اذرگرفنار ہو چکے تھے۔ حضرت خولہ نے تلوار ہاتھ میں لی اور دشمنوں کی صفیں اٹ کر رکھ دیں۔ حضرت خالد بن ولید سیف اللہ سپہ سالار فوج حیران تھے کہ یہ کون فرشتہ ہے سہ خورشید دل خاتون خولہ نے اپنے بھائی کو نصرانیوں کی قید سے چھڑایا۔ اور فتح یابی کا سہرا خولہ کے سر پر باندھا آج جن کی بہادری کا ترانہ گایا جا رہا ہے جن کی شجاعت کا سکہ چار دانگ عالم میں بٹھا ہوا ہے۔ جن کے نام تاریخ کے صفحات پر نمایاں ہیں جن کے نام پر ہم غواتین اسلام ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کو بٹا فخر ناز رہا ہے۔ وہ پردہ نشین خواتین تھیں اور یہ انہی کا حق تھا۔ یہ ہمیں درس عمل دینے والے واقعات نہیں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مجروح و مضرع تھے خاک پر پڑے ہوئے ہیں حضرت فاطمہ زہراؓ انت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باپ کی تیمارداری میں مصروف ہیں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہؓ اپنے کندھوں پر مشکیزے اٹھائے ہوئے مجروحین و مجاہدین اسلام کو پانی پلا رہی ہیں۔ حضرت صفیہؓ اپنے شیر دل بھائی سہزہ کی لاش پر کھڑی دعا مغفرت مانگ رہی ہیں۔ لیکن منہ پر لہاب ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ تمام مسلمانوں کی ماں تصور کی جاتی ہیں لیکن اصحابہ کرام و دیگر مومنین سے پردہ کر لی تھیں حالانکہ ماں کو بیٹے سے پردہ جائز نہیں لیکن صحیح رشتہ نہ ہو سکی

وجہ سے پردہ کیا کرتی تھیں بعض حضرات کا یہ خیال ہے کہ چیز کہ اہبات المؤمنین کے زمانہ میں کفار کی کثرت تھی اس لئے ان کی حفاظت کیلئے پردہ ضروری تھا۔ یہ مانا کہ کفار کی کثرت تھی تو کیا مسلمان اس قدر کمزور تھے کہ وہ اپنی عورتوں کی حفاظت نہیں کر سکتے تھے۔ بلکہ اس وقت مسلم خواتین خود اپنی حفاظت کر سکتی تھیں۔ بہادر اور شجاع تھیں۔ بڑے بڑے معرکوں میں جہاد کیا کرتی تھیں فتح پاتی تھیں۔ میں نہیں سمجھ سکتی کہ اللہ تعالیٰ نے کفار کی اکثریت سے خلافت ہو کر پردہ کا حکم اور سورتیں نازل فرمائیں پردہ کے احکام صرف اس وجہ سے جاری ہوئے۔ کہ مستورات بے حجابانہ یا زانوں۔ گلیوں۔ کوچوں میں پھرتی تھیں اور اپنے حسن کا مظاہرہ بے حیائی سے کرتی تھیں جو اسلام کے شایان شان نہیں۔ کیا آپ کی غیرت ایمانی اس بے شری کو گوارا کرتے کے لئے تیار ہے۔ کہ آپ کی اور صرف آپ کی ہمدردی و ہمدردی و دلنوازی ملکہ ایک غیر محرم سے ڈانس کرے اور ناچے کیا آپ اس کو ٹسٹ سے دل سے دیکھ سکتے ہیں۔ کیا آپ کی عورت ایک غیر مرد کے ساتھ تفریح گاہ یا سنیما یا تھیٹر دیکھنے جائے جب کہ ایک سادہ لوح خاتون ایک غیر محرم کے ساتھ ڈانس کرے گی۔ اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر سنیما یا تھیٹر میں جائیگی۔ تو یقیناً آپ کا کوئی دوست اس کو ٹسٹ سے دیکھ سکتے ہیں۔ اور انگلیش ایجی ٹیٹ کے مطابق اس کو مینی بڑ کی۔ پھر نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ کیا آپ کی غیرت ایمانی اور محبت اسلامی آپ کی شرافت اور آپ کی خود داری اس

بے حیائی اس بے شری اور اس بے غیرتی کو قبول کرنے کو تیار ہے۔

افسوس صدہنہ ارافسوس۔ عظم

غلامی نے تیری غیرت کا نقشہ ہی بدل ڈالا

خدا انکھیں کھولیں ادھر ہوش میں آکر بے پردگی کے نقصانات پر

ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور یہ خیال کریں کہ آج سے دس برس

بعد پردہ دنیا سے اٹھ جائیگا

میں دعویٰ کے ساتھ پڑو رانغا میں کہتی ہوں کہ اگر اسلام صفحہ

ہستی سے مٹ جائیگا تو یقیناً پردہ بھی دنیا سے اٹھ جائیگا۔ اور

اگر صفحہ ہستی پر ایک بھی مسلمان کلمہ طیبہ کا پڑھنے والا اور حضور

سور کا ثنات کا نام لیا موجود ہے۔ تو یقیناً اس کے گھر میں بھی

پردہ موجود رہیگا۔

نورِ خدا ہے گھر کی حرکت پر خند زن

بھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

کتنی بڑی مغرت ہے پرستے سے اسلام کی۔ کہ ایک مسلمان فقیر

کے گھر میں بنیہ اجازت قدم نہیں رکھ سکتا۔ خدا را ہوش میں آئیں

جو قرآنی صورتوں کو احکام الہی کو پیغام محمدی کو ٹھکرا رہے ہیں

ان آیات قرآنی کو منسوخ کرنے والے ان خداوندی کو

ٹھکرانے والے۔ پیغام محمدی کو پس پشت ڈالنے والے مسلمان

نہیں کیونٹی نصرانی حکومت کوئی غیر اسلامی طاقت نہیں بلکہ

اسلام کے نام پر بہادر فرزندوں کی چھری اور مذہب اسلام کا

مقدس کلا ہے جعفر اکبر الکاہل کا گھنے خوب فرمایا ہے۔

بوجھا ہوں نے آپ کے پردہ کو کیا ہوا !

کہنے لگیں کہ عقل پر مردوں کی پڑ گیا

کوئی وجہ نہیں کہ چودھویں صدی کا احساس تعلیم یافتہ خواتین

اپنی سابقہ بھنوں کے نقش قدم پر نہ چلیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ وہ

جان بوجھ کر تباہی و بربادی کے گڑھے میں گر پڑیں۔

اے رب العالمین! تو اسلام کی دوجہ ناؤ کو کچا مسلمانوں کو پستی

تباہی کے طوفانی تصدیقوں سے بچا۔ اے رب الظلمین! ہم نے

تیرے احکام کو پس پشت ڈال دیا۔ ہم نے پیغام محمدی کو دل سے

بالکل فراش کر دیا ہمیں عقل سلیم عطا فرما۔ اور ہمارے ان بھائیوں کی

آنکھیں کھول جو اندھا دُصند تباہی و بربادی کے گڑھے میں اپنے

ساتھ دوسروں کو بھی لے جائیے ہیں۔

اے رب المشرقین والمغربین تو ہمارا محافظ ٹھہرا ہے تو

ہمیں تچا مسلمان اور صاحب ایمان بنا۔ آمین ثم آمین لہ دودِ جید

پنجاب میں فتنہ و فتن

مخدک یا ہادی المصلین و نصلی و سلم علیک یا

سید المرسلین و علی آلک الطاہرین و اصحابک الملتزمین

اما بعد آفتاب ہدایت نے افق کرہ سے طلوع کیا۔ اور نصف النہر

مدینہ طیبہ پر پہنچ کر اپنی ضیاء باروں سے چار دانگ عالم کو منور کر دیا۔ اور

ضلالت کی شب و کج راخ کو مٹا دی۔ لیکن دنیا میں ایسے استغیا ازلی بھی

تھے جن کا شپہ چشم اس نوری تاب نہ لاسکی۔ وہ دلداد و ظلمت شیطانی

ضلالت تہن اس کی مخالفت میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ کوئی سیف

سنان سے مقابل تھا۔ اور کسی نے حربہ نفاق کو آلہ کار بنایا۔ منجملہ ان منافقین کے جو ظاہر میں دینی اسلام تھے۔ اور باطن میں اس کے استیصال کے واسطے۔ عبداللہ بن سبا یہودی جو یہودیوں کا ایک مستعجب عالم تھا اس نے جب دیکھا کہ کفر کی سرعہ طاقت (کفار عرب) کا وہ عہد مقدس ہی میں خاتمہ ہو چکا حدوت فاروقی نے کفری و قیصر کی حشمت کے خاک میں ملا دیا۔ اور رہی اسی طاقتوں کا خلافت عثمانی نے تختہ الٹ دیا۔ اور کفر و صلاحت کی پشت پر اب کوئی ایسی طاقت نہ رہی جو علانیہ طور سے اسلام کے مقابل ہو سکے۔ تو اس نے خلافت عثمانی کے آخر زمانہ میں خروج کیا اور اسلامی لباس پہن کر اسلام میں وہ فتنہ برپا کیا کہ ابلیس لعین پر بھی گور سقوت لے گیا۔ اس کا نفاق پیسے منافقوں سے نہ لاکھا۔ وہ درپردہ اسلام کے مقابلہ میں کفار کے معاون ضرور تھے۔ لیکن اسلامی تعلیم میں تحریف کی ان کو نہ سوجھی۔ نیز نہ آپ ہی نے ایجاد کیا۔ اور اس کے نتیجہ وہ ایک حد تک اپنے مقصود میں کامیاب بھی ہو گیا۔ اگرچہ قتل سلیم رکھنے والوں پر اس کا اثر نہ تھا لیکن سادہ لوح عقل سے کوئے افراد اس کے دام تزویر میں جھنس گئے۔ چنانچہ شیخان زمانہ اسی کے شیخات کا مجسمہ موجود ہیں۔ اس نے اپنی عمارت زور کا سنگ بنیادی صحابہ کرام کی تفصیل اور تصدیق بلکہ تفسیر و تلوذیا جن کی شان میں خدائی فیصلہ تھا۔ الذین امنوا وھا جرنا و جاہدا فی سبیل اللہ واللہ ینصر الذین یریدون اولئک ہم المؤمنون حقا۔ اس سنگ بنیادی کے ثبوت میں کتب و افصح میں بکثرت روایات موجود ہیں۔ رجال کشتی میں ہے۔ قال ابو جعفر علیہ السلام۔ ارئنا لانا لثلاثہ تفسر سلیمان و ابو ذر و مقداد۔ اس اصول کے تراشنے سے اس

منافق کا جو نقطہ نظر ہے وہ ارباب فہم پر پوشیدہ نہیں۔ اس کا کھلا ہوا نتیجہ یہ ہے کہ سلمان اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ کیونکہ جب ناقصین اسلام مرتد اور کافر ٹھہریں۔ تو ان کی خواہشات نفسانی نے خدا جاسنے کیا کچھ تغیر کر دیا ہوگا۔ نہ قرآن کا اعتبار رہے۔ نہ احادیث نبوی صلعم کا۔ چنانچہ اس لازمی نتیجہ کا شیخان عبداللہ بن سبا کو اقرار کرنا پڑا جب کہ کتب روانہ تھیں اس پر تہہ ہیں طعن و صاحب پر کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے قرآن میں تحریف کر دی۔ اور احکام نبوی کریم بل ٹالا۔ لیکن یہ بصیرت کے اندھے آتما نہیں سمجھتے کراشاں اس یہودی کا نقطہ نظر تو برا ہو رہا ہے اور اسلام کا وہی حال ہو جاتا ہے جو یہودیت کا۔ علاوہ اس کے یطعن در حقیقت ذات قدس نبوی صلعم یہ ہے۔ کہ بعد از اللہ ان کی ۳۳ سالہ ساعی جلیلہ کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ اہل بیت کے سوا صرف تین آدمی اسلام سے بہرہ ور ہوئے۔ کیا افضل اللابیاء و المرسلین کی تعلیم کا یہی اثر تھا۔ انقض اس اصول نے نہ اسلام کو باقی رکھا اور نہ بانٹے اسلام کو چھوڑا۔ ایسے بدیہی البطلان نہ رہیے اصول کے منوانے کیلئے ضرورت تھی۔ کہ کوئی شریعت ایجاد کیا جائے۔ اور اس شریعت میں یہ پڑے لاکر نوش کرائی جائے۔ چنانچہ اس یہودی نے جب اہلیت کے شیریں شربت کو اس کیلئے زیادہ موزون سمجھا۔ وہ کون مسلمان ہے جس میں کا دل اہل بیت کی محبت سے بے ریزہ ہو کرش اس شربت کو عرق حب اصحاب اللہ صلعم کے ساتھ استعمال کیا جاتا۔ تو جملہ مراض سے نجات حاصل ہوتی۔ لیکن نہ ہر مصلح اہل کے دل جلنے سے نہ ہر مصلح کا اثر مرتب ہوا۔ چنانچہ اس کا مقصد اصلی

اور جھاگ بھینکی لیکن کبھی بیحیات نہ ہوئی کہ اہل حق کے مقابلہ میں آتے۔ اور اگر اپنی بدبختی سے کبھی ابھی گئے تو اہل حق کی ایک بھینک رکھ ان کی دگیاں سرد ہو گئی۔ اور پیٹھ دکھائے نظر آئے۔
فیض جہاں واما ما فیض الداس جیکٹ نے الارض۔
روافض پنجاب کا ذیل چھٹیہ رنج اپنے ہر کالم اور اشاعت میں اپنی سنت پر دلائل ارجح کر رہا ہے۔ اور علماء اہل سنت اور ذریعہ ان اسلام پر لکھنے چلے کرنا اس کا طریقہ ہے۔ اس کا جاہل ایڈیٹر جو برقی کی ایک سطر صحیح لکھ نہیں سکتا۔ اکابر ملت کو مناظرہ کا چیلنج کر کے خود ہی اپنے لئے ندامت کا سامان مہیا کر رہا ہے۔ ایسی ہیانت پر اہل حق سے مناظرہ کی آزد ذکر کے اس نے اپنی قوم کو نادم کیا۔ خیر شیشہ دیکھنے سے پیشانی کے داغ نظر آجائیں گے۔ بری تہذیب

مرکز تشیع سے امداد لیکر جو کچھ گندگی پھینک سکتا ہے اُس میں کسی قسم کا دریغ نہ کرے۔ انشاء اللہ صداقت و حقانیت کے بحیثِ واقعہ کی لہریں تمام جنس و خاشاک کو بہا کر لے جاتیں گی۔ ہم نہیں چاہتے کہ پنجاب کی سرزمین باہمی تشدد و افتراق کا آماجگاہ بنے مسلمان کہلانے والے فرقوں میں باہمی اتحاد و رواداری کا قائم رکھنا ضروری ہے۔ مگر تدبیر و کھف بجیسے ادارہ۔ بدقسمت۔ اور شک ان نیت اشخاص کا وجود ایسے اتحاد کیلئے زیرِ قائل ہے۔ ایسے اشخاص کی تسلی کے لئے اور سنی و شیعہ کشمکش کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل استنفاراتِ شیعانِ پنجاب سے کئے جاتے ہیں۔ انشاء اللہ ان سے مطالبِ حق کو نورِ علم نیت حاصل کرنے میں آسانی ہوگی۔

استفسار من جانب الهند والجماعات

۱۱، موجودہ قرآن پاک بعینہ وہی ہے جو حضور اقدس صلعم پر نازل ہوا تھا۔ یا اس میں تحریف و تبدل ہو گیا ہے۔ اور اصلی قرآن امام مہدی علیہ السلام ہمراہ لاویں گے ہشتق اول پر کافی کی ان بے شمار آیتوں کا جو تحریف پر دل میں کیا جواب۔ دوسرے آپ کا یہ دعویٰ کہ قرآن میں خلافت بلا فصل پر نص جلی سنی۔ لیکن اصحاب نے اس کو قرآن سے نکال دیا۔ غلط تھا۔ اور شق ثانی پر تو روایت اور قرآن میں کیا فرق ہے۔ انا معنی نزلنا الذکر واما لہ لھا فظون کا کیا جواب۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تاویل قرآن پر تو اقبال کیا۔ تحریف پر کیوں ساکت ہے۔ اگر اصحابِ شیعہ سے سہم گئے تھے تو کم از کم اپنے زمانہ خلافت میں ہی اصلی قرآن کی

اشاعت کی ہوئی۔ اور تمام امت کو گراہی سے بچایا ہوتا۔ جو شیعہ امام مہدی کے خروج سے پہلے مر گئے ان کیلئے وہ مہدی قرآن کس کام کا۔ وہ بچا ہے تو تمک بالیقین سے محرم ہی گئے۔ (۳) امامت الیہ کا انکار موجب کفر ہے یا نہیں شیخ ثانی پر منکرین امامت پر کیوں کفر کے آواز سے جاتے ہیں نیز کافی دینہ کی روایات سے ثابت ہے۔ کہ اقرار بالامامۃ ارکان ایمان سے ہے۔ جیسے اقرار نبوت۔ یہ مسئلہ ہے کہ رکن کے قوت ہونے سے شعی قوت ہو جاتی ہے شیخ اول پر اولاً حسن علیہ السلام جو ہمیشہ ائمہ کی امامت کے انکاری اور ان پر حد کرتے رہے علی نہ محمد بن حنفیہ جو بمقابلہ امام زین العابدین علیہ السلام خود دعوی امامت بن بیٹھے اور معجزہ ظاہر ہونے پر بھی ایمان نہ لائے۔ اسی طرح اور ائمہ کرام کے बादل عظام مثل حضرت زید یحییٰ بن زید اسماعیل وغیرہم جن کا امامت سے انکار کرنا کتب شیعہ سے ثابت ہے ان کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے۔

(۴) اگر حضور اقدس صلعم کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہی امام برحق تھے۔ اور خلافت اصحاب ثلاثہ باطل۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس باطل کے سامنے کیوں برتے تسلیم فرمایا۔ اور ذوالفقار کو میان سے نہ نکالا۔ اگر کہو کہ آپ کا کوئی معاون مددگار نہ تھا۔ تو اس کی تکذیب خود آپ کی روایات کرہی ہیں۔ کہ ابوسفیان نے آپ سے آکر کہا کہ میں آپ کی اولاد کیلئے مدینہ کو لشکر سے بھردوں۔ لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کو ڈانسا۔ اور اگر یہ کہو کہ حضور اقدس صلعم نے وصیت کی تھی کہ

اصحاب ثلاثہ کے زمانہ میں تموار نہ نکالنا۔ تو اس کا جواب ارشاد ہو۔ کہ حضور اقدس نے احقاق حق اور ابطال باطل سے کیوں روکا۔ (۵) اگر اصحاب ثلاثہ (عنا اللہ) کا فرو مرتد تھے۔ تو حضرت علی نے کیوں تمام عمر ان کے پیچھے نمازیں اور جمعے پڑھے۔ کیا کافر کے پیچھے نماز جمعہ جائز ہے۔ ان کی مجالس مشورت میں کیوں شریک ہوئے۔ اور اپنے نیک مشوروں سے ان کے دست و بازو بنے۔ جیسے کہ نبی البلاء علیہ السلام کا خطبہ ۱۳۳ اور خطبہ نمبر ۱۳۵ اس پر شاہد ہے۔ پہلے خطبہ میں اس کا ذکر ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے جب بنفس نفیس دوم پر چڑھائی کا ارادہ کیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کے بارے میں مشورہ لیا۔ تو آپ نے نہایت شد و مد کے ساتھ حضرت عمرؓ کو شریک جنگ ہونے سے روکا۔ اور یہ الفاظ فرمائے۔ "اگر تو خود دشمن کی طرف کوچ کرے اور منکوب مغلول ہو جائے تو یہ سمجھ لے کہ یہ مسلمانوں کو ان کے اقصائے بلاد تک پناہ نہ ملے گی۔ اور میرے بعد کوئی ایسا مرجع نہ ہوگا جس کی طرف وہ رجوع کریں۔" دوسرے خطبہ میں اس مشورہ کا ذکر ہے جب فارس پر چڑھائی کرنے کے وقت حضرت عمرؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لیا۔ اس میں بھی آپ نے حضرت عمرؓ کو شرکت جنگ سے منع کیا۔ اور فرمایا کہ اب تو ان کے لئے قطب آسیا بن جا۔ اور آسیائے جنگ کی گروہ عرب کے ساتھ گردش فرمے۔ سبحان اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تو ان کو مرجع المومنین اور قطب المومنین کا خطاب دیں۔ ان کو مسلمانوں کے لئے جائے پناہ سمجھیں۔ مگر وافض کو ان کی

اشاعت کی ہوئی۔ اور تمام امت کو گراہی سے بچایا ہوتا۔ جو شیعہ امام مہدی کے خروج سے پہلے مر گئے ان کیلئے وہ مہدی قرآن کس کام کا۔ وہ بچا ہے تو تمک بالیقین سے محرم ہی گئے۔ (۳) امامت الیہ کا انکار موجب کفر ہے یا نہیں شیخ ثانی پر منکرین امامت پر کیوں کفر کے آواز سے جاتے ہیں نیز کافی دینہ کی روایات سے ثابت ہے۔ کہ اقرار بالامامۃ ارکان ایمان سے ہے۔ جیسے اقرار نبوت۔ یہ مسئلہ ہے کہ رکن کے قوت ہونے سے شعی قوت ہو جاتی ہے شیخ اول پر اولاً حسن علیہ السلام جو ہمیشہ ائمہ کی امامت کے انکاری اور ان پر حد کرتے رہے علی نہ محمد بن حنفیہ جو بمقابلہ امام زین العابدین علیہ السلام خود دعوی امامت بن بیٹھے اور معجزہ ظاہر ہونے پر بھی ایمان نہ لائے۔ اسی طرح اور ائمہ کرام کے बादل عظام مثل حضرت زید یحییٰ بن زید اسماعیل وغیرہم جن کا امامت سے انکار کرنا کتب شیعہ سے ثابت ہے ان کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے۔

(۴) اگر حضور اقدس صلعم کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہی امام برحق تھے۔ اور خلافت اصحاب ثلاثہ باطل۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس باطل کے سامنے کیوں برتے تسلیم فرمایا۔ اور ذوالفقار کو میان سے نہ نکالا۔ اگر کہو کہ آپ کا کوئی معاون مددگار نہ تھا۔ تو اس کی تکذیب خود آپ کی روایات کرہی ہیں۔ کہ ابوسفیان نے آپ سے آکر کہا کہ میں آپ کی اولاد کیلئے مدینہ کو لشکر سے بھردوں۔ لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کو ڈانسا۔ اور اگر یہ کہو کہ حضور اقدس صلعم نے وصیت کی تھی کہ

قادیانی ایجنٹوں سے بھگا!

ایجنٹ تبلیغ الاسلام کلکتہ فتنہ مرزائیت کیخلاف
قابل تلافی کام کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں انجن نے
دوا شہار بھی شائع کئے ہیں جو شمس الاسلام میں انگریز
کے لئے موصول ہوئے ہیں..... (ادھر)

آپ حضرات کی نظروں سے یکم جون کو ایک اشتہار گذرا ہوگا جس میں
قادیانی ایجنٹ نے جناب مرزا غلام احمد صاحب کی کمپنی تیار کردہ کو فخر
دینا چاہا ہے اور عام پبلک کے سامنے یہ ظاہر کرنا چاہا ہے کہ قادیانی
کمپنی کا مال بہترین مال ہے اسے ایک دفعہ ضرور خرید کر لے لیتے۔ اور
اس میں یہ بھی ظاہر کر گیا ہے کہ مالک کمپنی کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے
لہذا اسکی قدر کرو۔ اور اسے بچاؤ۔ وہ دین کی حفاظت کے لئے
نازل کیا گیا ہے۔ اور وہ ایک دینی پہلو ان ہے۔

ہم مسلمانوں کو محض خیر خواہی کے طور پر بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ
قادیانی کمپنی کا مال بالکل ردی مال ہے۔ کہیں آرڈر دینا شروع
نہ کرونا۔ باقی رہی یہ بات کہ مالک کمپنی کو اللہ تعالیٰ نے دین کی
حفاظت کیلئے بھیجا ہے۔ اور یہ دینی پہلو ان ہے۔ سو یاد رکھنا کہ
اللہ تعالیٰ کسی بھی ایسے بندہ پر انعام نہیں کرتا۔ جو بد اخلاق ہوئے
کے علاوہ مشرک ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو گالیاں دینا
جس کا شیعہ ہو۔ آج مسلمان دنیا کو منہ دکھانے کے نہیں جبکہ
غیر مسلم۔ مسیحائی۔ آریہ۔ ہند۔ بدھ جینی مسلمانوں کو طعن دیتے ہیں کہ
تم شرم کرو تمہارے مرزا غلام احمد قادیانی نے جو دینی نبوت

فات سے کوئی ایسی لاری ضرب لگی ہے۔ کہ یہ ان سے راضی نہیں
ہوتے۔ کیوں نہ ہو۔ قیصر و کسریٰ کے تخت اٹھنے والے وہی تو
تھے۔ ان کے پیشواؤں کا نفس سر نہیں اٹھیں گے ہاتھوں سے ہوا۔
یہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی صاحبزادی حضرت
ام کلثوم کو کیوں حضرت عمرؓ کے حوالہ نکال کر میں دیا کیا کافر کے
جاگیر (۱۶) اس روایت کا کیا جواب ہے کہ حضرت فاطمہؓ

امام معصوم حضرت علیؓ پر نصیب ہوئیں۔ اور ان کے حق میں ایسے
سخت افواہات سنا کر کہتا تھا جنہیں دردم پر وہ نہیں شدہ الخ
احد المعصومین کی معصومیت اس روایت سے رخصت ہوئی جاتی ہے
یہاں حسب اصول شیعہ خدا تعالیٰ پر لطف علی العباد واجب ہے

اور اسی بنا پر تفسیر امام اس بلا دم۔ امام آفرانان کی غیبت میں
کیا لطف ہے۔ جب امت ان سے کسی قسم کا استغادہ نہیں کر سکتی
(۸) صاف فخر کانی میں ہے کہ جس وقت تین سو تیرہ شیعہ
موجود ہو گئے تو امام مہدیؑ ظاہر ہو جائیں گے۔ تعجب ہے کہ شیعوں
کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی لیکن امام آفرانان ظاہر نہ ہوئے
کیا ان شیعہ جوں کا ایمان امام آفرانان کے نزدیک مقبول نہیں۔
۱۶۔ تنزیہ بنائے اور نوحہ و ماتم کرنے کا اپنی کتب معتبرہ
سے ثبوت دیجئے۔

وہی آذان کے اندر جو ائمہ اہل انصاف المؤمنین
علیہا ولی اللہ زیادہ کیا جاتا ہے۔ آیا حضور اقدس صلیم کے
زمانہ سے ہے یا بعد میں حادث ہوا۔ اگر شوق اول ہے تو سند
ارشاد ہو۔ ثانی صورت میں یکب سے احادیث فی الدین مثلاً

تھا دنیا میں اگر کیا کام کیا۔ سوائے اس کے کہ اپنی عمر کا ایک حصہ ایک صحت کے عشق میں بٹا دیا۔ اور یہ دھوکہ رچایا کہ مجھے خدا کی وحی ہوئی ہے۔ کہ محمدی بیگم تیرے نکاح میں آئیں گی۔ اور اس کے خاندان کو سکھیاں بھی دیں۔ مگر خدا نے اسے نامراد رکھا۔ اور حسرت کو بٹھا دیا۔ اسے کوہِ کریمیا کیا ابتداء کی یہی شان بٹھا کرتی ہے۔ خیر خدا کا کہ کے عشقِ ختم میں تھا تھا کہ ولیعہدِ فرزندِ ارجمند کا دودھ شروع ہوا۔ تو وہ لاہور سے ایک اطالوی اس کو لے بھاگا۔ جو قیامت سماؤں کے ناک پر ایک کمرہ دار چھوڑ گیا۔

پولینڈان حرکات کے ہوتے ہوئے اسلام پر ایک سخت دھبہ تھا۔ جس کو جو سے غیر مسلم اسلام سے نفرت کرتے تھے۔ کہ جب سماؤں کے نبیوں کی اور خلیفوں کی یہ حالت ہے۔ تو عامۃ المسلمین کا کیا حال ہوگا۔ تب سماؤں نے عام اعلان کر دیا۔ کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو ہرگز نہیں تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ ایسے شخص کو اسلام کا دشمن قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں کے عقائد کے خلاف اس کا عقیدہ ہے بلکہ مشرکین عرب اور یہود و نصاریٰ کا عقیدہ رکھتا تھا چنانچہ ہم کچھ شتہ نژاد خورائے جان کہتے ہیں۔ سینے۔

اربعین ۱۷۳۳ کے حاشیہ میں خدا کی اولاد ثابت کی ہے۔ الہام ہوتا ہے (انت معنی بمنزلۃ اولادی) یعنی اے مرزا تو میری اولاد کے مرتبہ میں ہے (استخرا اللہ) یہ وہ کلمہ کعبہ جس نے خدا نے سخت نافرمانی فرماتے ہوئے فرمایا و قالوا الحقن اللہ و لدنا مسیحانہ (یعنی ان کے ایمان کا فروں نے یہ کلمہ کہا کہ خدا نے اولاد پکڑی ہے۔ مسیحانہ (پاک ہے وہ)۔ اسی طرح نصاریٰ

نے بھی حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہا۔ اور یہود نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہا۔ ہم قادیانی ایجنٹوں سے دریافت کرتے ہیں کہ اس شخص کی طرف لوگوں کو بوجہ ہے ہو کہ آڈیو لوگو! اور خدا یہیں پاؤں گے۔ یہ نور خدا ہے یا دجالی ظلمت ہے۔ علاوہ اس کے دعویٰ خدائی بھی کیا ہے۔ آئینہ کلمات اسلام ص ۱۵۹ میں فرماتے ہیں یحییٰ فی السما من اللہ فتیقنت انی ہوں یعنی میں خواب میں تھا کہ میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ میں مرہو اللہ ہوں۔ تو پھر میں نے یقین کیا کہ میں وہی ہوں (خلقتم السموات والارضہ) پھر میں نے آسمان اور زمین بنائے (نقلت انا دنیا السما دنیا بضم یحییٰ) یعنی پھر میں نے آسمان دنیا کو ستاروں سے خوبصورت کیا و کنت اتیقن ان جو ارحی لیست جو ارحی بل جو ارحم اللہ تعالیٰ یعنی میں یقین کرتا تھا۔ کہ جو میرے جوڑ اور اعضاء ہیں۔ یہ میرے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے جوڑ اور اعضاء ہیں (و کنت اتحیل انی الخدمت بکل وجودی والاسخت من ہوتی والان لا مازع ولا شریک) یعنی مجھے یہ خیال ہو رہا تھا کہ میں اپنے وجود (دانی) سے بالکل معدوم ہو چکا ہوں اور کل چکا ہوں پس نہ کوئی مجھ سے منافعت کرنے والا رہ نہ کوئی میرا شریک رہ فقط اے قادیانی ایجنٹو! خدا لگتی سے کہنا کہ یہ عقیدہ مسلمان کا ہوتا ہے کیا یہ فرعون کا ہے یا نہیں۔ تم نے تو یہ کہا اور لکھا کہ مرزا نے اگر دجالی فستول کو پاش پاش کر دیا۔ تاؤ یقنہ کفر کیا یا کیا۔ (توبہ نعوذ باللہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیان۔ ضمیمہ انجام آخر

توہین حسینؑ

الام حسینؑ جن کی شان میں حضور فرماتے ہیں کہ یہ میرا بیٹا سدا ہے اور یہ میری خوشبو ہے جو اس کا دشمن وہ میرا دشمن۔ گردا ہ لے مرزا تو نے رسول پاک صلعم کے نواسے سے بھی دشمنی کر کے بدلہ لیکر چھوڑا۔ مرزا کہتا ہے کہ ۷۰ کر بلائے سیر ہر آنم ۵۰ صد حسین است در گریبانم (در تین صد ۲۸) یعنی میری سیر تو ہر وقت کر بلا ہے۔ سینکڑوں حسین میری گریبان میں ہیں۔ توبہ توبہ اللہ تیری اس گریبان کو جہنم میں ڈالے۔ کس قدر گستاخی ہے۔ اور لو دفع البلاء من شان ما بکفی و بکین حسدیکہ ۵۰

فَاتِي أُدِيْدُ كُلَّ اِنِّ دَالْخَصْرِ ۱۱۱

یعنی مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت بڑا فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے (اور اس کا تو کر بلا میں خدا نے مدد نہ کی)

ایک الزام اور اس کا جواب۔ قادیانی انجیل

نے یہ بھی لکھا ہے کہ مسلمانوں کے بعض مولویوں کا عقیدہ ہے کہ خدا آسمان میں ہے اور عرش پر ہے اور عرش مخلوق ہے وغیرہ وغیرہ۔ لے ایجنٹ اس افسوس کو تو کہنی کا ایجنٹ خائن ہے جو مالک نے نمونہ تجھے دے کر بھیجا تھا۔ تو وہ پیش نہیں کرنا کیا تجھ کو علم نہیں کہ مرزا صاحب کے مال گو دام میں جو ایک پیٹی جس پر حاتمہ البشری لکھا تھا ہے۔ اس میں خدا کو آسمان پر ثابت کیا ہے۔ اور خدا کو عرش پر ثابت کر دکھایا ہے اور اس کو عقیدہ اہلسنت اور مسلمانوں کا قرار دیا ہے اور

کا حاشیہ۔ آپ کا قادیانی متنبی حضرت کی شان میں کہتا ہے۔ آپ کے ہاتھ میں سولے کروڑ فریکے کچھ نہیں تھا۔۔۔ تین دادیاں اور انبیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس جال چلن آدمی ہو سکتا ہے۔ ضمیمہ انجام آختم کا حاشیہ مد ۵۰۔ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی سارا اودام ۳۹ میں مسیح ابن مریم کے عجزات کو کہتے ہیں کہ سب سمریزم تھا اور چونکہ میں اس کو بڑا سمجھتا ہوں مدد میں ابھی عجبہ نمائیوں میں کم نہ رہتا۔ اس سمریزم کو کمرہ خیالی کرتا ہوں (مضمون) کشتی نوح ۶۹ کا حاشیہ۔ مرزا خود حضرت عیسیٰ کو لکھتا ہے کہ شرابی تھا (توبہ استغفر اللہ) اور اعلیٰ احمدی ص ۱۱ میں قادیانی لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی تین بیٹیاں صاف جھوٹ نکلیں۔ اور سنو کشتی نوح کے ۱۱ میں حضرت مریم صدیقہ کا نکاح یوسف نجار سے ثابت کیا۔ اور یہ بھی لکھا کہ حمل میں نجات کیا۔ اور ایم صلح فارسی ص ۱۱ میں یہ بہتان لگایا کہ یوسف نجار کے ساتھ قبل نکاح ہی کے گھر سے باہر گردش کرتی رہتی تھیں اور اس سے میل جول رکھتی تھیں (توبہ لغو باندہ لے قادیانی ایجنٹ) اُس قدر شرم کی بات ہے کہ اللہ تو مریم صدیقہ کو پاک دامن قرار دیتا ہے۔ مگر تمہارے متنبی نے حضرت مریم پر بہتان لگا کر یہود کی بھی ناک کاٹ دی۔ کیا ایسے انسان کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہو جو قرآن کا دشمن اور انبیاء کا توہین کرنے والا اور پاک دامن عورت کو بدنام کرنے والا ہے۔ آیا نبی تمہیں یہی مبارک اللہ مسلمانوں کو اس سے بچائے۔ آمین۔

یقیناً دیکھیں اور تصدیق دعویٰ کا ذریعہ البغایا یعنی تمام مسلمان مجھے قبل کریں گے اور تصدیق کریں گے مگر بکا موروث کے بچے مجھے تسلیم نہ کریں گے۔ اور نجم الہدیٰ صدام میں فرماتے ہیں :-
ان العدی صارس و خنازیر الحلاہ و نساء حد من دونہن الا کلب یعنی میرے دشمن جنگلوں کے سوار ہیں اور عورتیں ان کی کتیا ہیں۔

قاویا فی ایجنٹ کی اوریجنٹ۔ اس اشتہار میں ایک اور بھی ہم پر گویا الزام لگایا گیا ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ کو جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر لے جاتے ہیں۔ قاویا فی ایجنٹ :- اصل بات یہ ہے کہ تیرا بھی کوئی قصور نہیں۔ تمہارے مذہبی کمال گودام بہت بڑا ہے۔ اور اس کے اندر سخت اندھیرا ہے۔ تمہیں وہ دو پیٹیاں نہیں ملیں۔ ایک تو وہ جس میں حضرت عیسیٰ کی خیانت رکھی ہوئی ہے۔ اور دوسری وہ پیٹی جس میں حضرت موسیٰ کو آسمان پر زندہ بٹھایا گیا ہے۔ یہی پیٹی کا نام براہین ص ۱۹۵-۵۰۵ اور دوسری پیٹی کا نام نور الحق حصہ اول ص ۵۵ ہے۔ جا کمال دیکھو اور ہمارا شکریہ ادا کر۔ اس لئے کہ ہم نے تمہاری دو پیٹیاں گم شدہ کو تلاش کر دیا ہے۔ یہ تم پر ہمارا احسان ہے۔

ایجنٹ کا جھوٹ :- تو نے لکھا ہے کہ ذرقہ اہل حدیث احناف کو اور احناف اہل حدیث کو کافر اور مرتد کہتے ہیں۔ اے ایجنٹ اگر کچھ بھی صداقت کا پاس ہے۔ اور متنبی کی لاج ہے۔ تو کتب حدیث اور ذرقہ سے کمال کر دکھا۔ اپنے گھر کی خبر لے ذرا اپنے گھر کو بھی دیکھ کہ مرزا شبینی تمام مسلمانوں کو کافر کہتا ہے۔ اور تم

پھر مرزا نے اپنے خدا کی مثال ایک سیڑھی پر توضیح المرام لکھا تھا ہے ص ۱۹۵ پر یوں دی ہے کہ اس وجہ از غلظہ کے جتنا ہاتھ اور ہتھیرا پیر ہیں۔ عرض اور طول رکھتا ہے۔ اور تیندے کی طرح اس کی تانیں بھی ہیں۔ کیوں ایجنٹ صاحب! تمہارا بھی خدا ہی ہے مگر دیکھو مسلمانوں کا خدا ایسے کھٹکے کی سی ہے اس کی نہ ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں۔ اور سن حقیقۃ الوحی ملک میں الہام ہوتا ہے۔ انت منی واما ملک لے مرزا تو مجھ سے اور میں تجھ سے۔ اور سن الہام ہوتا ہے۔ انت من مانا۔ لے مرزا تو میرے پانی سے ہے۔ (استغفر اللہ۔ نعوذ باللہ)
حضور کی گستاخی۔ تریاق القلوب ص ۵ میں ہے ہم نیم ریح زان و نم کلیم خدا ہر نیم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد اور سن در شین ص ۳۸

انبیاء گرجہ بودہ اندلبے :- من برفاں نہ کمترم ز کے یعنی انبیاء اگر چہ دنیا میں بہت ہوئے ہیں۔ مگر میں کسی تو کسی سے عرفان میں کم نہیں۔ اللہ اللہ دیکھئے۔ قلوب حضور پر نور سے مقابلہ ہے نا و سادات ہو رہی ہے۔ کچھ خدا کا خوف نہیں نہ لحاظ کہ اکثر عورتوں عشق محمدی بیس گم میں گدگئی۔ عرفان نصیب تک نہیں ہوا۔ مگر عموماً ہے کہ کسی نے کسی سے کم ہوں۔ اس سے زحار سنو حقیقۃ الوحی ص ۹۹ میں الہام ہے کہ آسمان سے ہزاروں تخت آتے پرتیخت سے اور کچھ پا گیا ہے قاویا نو ذرا آنکھیں کھولو۔ اور دیکھو کسب اور پخت ہوا تو حضور سے بھی اوپر تھا۔

مرزا کی تہذیب :- آپ فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان

مرزا قادیانی مرئی اپنی زبانی

حضرات! یقیناً احباب نے مہرے پوچھا کہ مرزا قادیانی کو کیا ضرورت تھی کہ دعویٰ نبوت کرتے۔ کیا ان کا دماغ بھرا ہوا تھا کہ خواہ مخواہ دشمن جہاں بنے۔ سو اس کے متعلق اگر ہم خود کچھ کہیں تو شکایت ہوگی۔ اس لئے مرزا صاحب امدان کے بڑے بڑے صحابہ کی تحریریں تین تین طور پر پیش کر دیتے ہیں۔ کہ جن میں مرزا صاحب صاف اپنے آپ کو مرقی کہتے ہیں اور اسی طرح ان کے صحابہ بھی اپنے نبی متین کو کھلے لفظوں میں مرقی لکھ رہے ہیں۔ اور مرقی ایک قسم مانچو لیا کی ہے۔ جو عرب کو مانچو لیا سہ۔ دعوت نبوت کے علاوہ دعویٰ خطائی بھی کرتا ہے۔ جیسا آگے بیان آئیگا۔ اگر اس تحریر کے بعد بھی کوئی منطقی ثابت نہ ہو۔ تو سمجھ لو کہ وہ سب و عہم ہے۔ اور اپنے ہی نفس کو ہلاک کرنا ہے خدا سے نہیں ڈرتا۔ مرزا کی حضرت ذوالنور کے سب سے مرزا صاحب اپنا مرقی مونی کا اقرار۔ دیکھو میری میری کی نسبت بھی اہل حضرت مسلم نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح و قوت میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ میرج آسمان سے جب اتر گیا۔ تو ذوالنور چادری اُس نے پہنی ہو گی۔ تو اس طرح جھک کر دو میاں لیں۔ ایک اوپر کے دھڑکی اور ایک نیچے کے دھڑکی یعنی مرقی اور کثرت بولی۔ حوالہ اخبار بد قادیان، جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۱۲ شہید الافغان، اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۵۔ حضرات حلالہ مکہ سے صاف طور پر مرزا قادیانی کا اپنی زبانی اقرار ثابت ہوا کہ میں مرقی ہوں۔ اب آپ کو ہم یہ بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب کے نزدیک مرقی کا

لاہوری جماعت کو کافر اور وہ تم کو کافر قرار دیتے ہیں۔

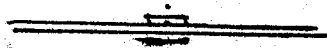
محمودی اعتقاد۔ مثل مشہور ہے کہ بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سجان اللہ۔ مرزا محمود کلثم الفضل ۱۱۶ میں لکھتا ہے کہ مرزا خود محمد رسول اللہ ہی۔ جو اسلام کی اشاعت کیلئے قربان ہوئے ہیں آیاہ اور اخبار الفضل ۱۹۲۶ء میں لکھتا ہے کہ ہر شخص محمد صلعم سے بڑھ سکتا ہے۔ دیو جون ۱۹۲۹ء میں لکھتا ہے کہ مرزا کا ذہنی ارتقا اُن حضرت صلعم سے زیادہ تھا۔ اور ذکر الہی صفت میں لکھتا ہے کہ مرزا عین محمد تھے۔ کلثم الفضل ص ۱۲ میں یوں ہے کہ مرزا کی ذات نبی کریم سے اتنی اکل امدار شد ہے۔ استغفر اللہ۔ خدا کی ہزار رحمت اُس شخص پر جو رسول اللہ صلعم کی شان میں گستاخانہ ملے کہے۔

پوششیار۔ ہم مسلمانوں کو متنبہ کرتے ہیں۔ کہ قادیانی ایسی ہی ایک نر صرف یہ کہ اپنے آپ کو احمدی مسلمان بنا کر سادہ لوح مسلمانوں کی جیبیں کتر کتر کر ایسی کر رہا ہے۔ بلکہ مسلمانوں کی قیمتی بے بہا متاع ایمانی کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس لئے ہر مسلمان پوششیار ہے یہ آئے دن دسی ملک میں رہتے ہیں کہ کوئی بڑی مرغی چھنے جسے قادیانی کہیں کے مالگوں اور حصہ داروں کے تعیش میں اضافہ ہو۔

ان کے باتو بگنتم و بدل تر سیدم !!!

کہ دلی آرزو شوی در نہ سخن بشار است !

دیکھو میری تبلیغ الاسلام کلثم علیہ السلام



میں ہے۔ وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دانت گیسے ہیں اور با اوقات سو سو وغیرہ رات کو بادن کو پیشاب آتا ہے۔ اور اس کثرت پیشاب سے جو قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں۔ وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں ضمیمہ راجن عداوت۔

دوستو! اس حال سے مرزا صاحب نے اپنی کئی بیماریاں

بیان کی ہیں۔ جو آپ پڑھ چکے ہیں۔ ان میں سے ایک ایسی علامت ہے جس کو حضرت اقدس نے بیان کیا ہے۔ وہ علامت واقعی جو دھویں صدی کے مریج ہی کے مناسب تھی یعنی سو سو بار پیشاب کا رات کو

بادن کو آنا قادیانی دوستو واقعی ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ یہ کرامت

صرف مرزا صاحب ہی کی ہے۔ اور کسی نبی اللہ تعالیٰ نے نصیب

نہیں کی۔ گویا علاوہ مراتی نبی کے (پیشانی نبی بھی تھے) سبحان اللہ

جناب ایسا نبی دنیا میں آیا پر اسے لوگوں نے قبول نہ کیا مگر

خدا اسے قبول کرے گا۔ کیونکہ نہ ہو آخر خدا کا بیابو ہوا (حقیقت)

لطیفہ۔ آپ اوس کی عبارت میں ملاحظہ فرمائیے میں کہ

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ با اوقات سو سو وغیرہ رات کو پیشاب

آتا ہے۔ یہ عبارت صاف کہہ رہی ہے۔ کہ مرزا صاحب کا

اکثر عمر کا حصہ اسی پیشابی مرض میں گزرا ہوگا۔ گویا بارہ گھنٹے

رات بادن میں سو سو بار پیشاب آتا تھا تو ہر سات منٹ کے بعد

آپ پیشاب کے لئے اٹھتے تھے۔ اب ہم مرزا کی دوستوں سے

دریافت کرتے ہیں کہ حساب لگاؤ۔ اور سات منٹ کو تقسیم کر کے

از کم پیشاب کرنے کے ۷۸ منٹ ہوں گے۔ ۷۸ منٹ و حیلہ استعما

کرنے کے لئے اور ۷۸ منٹ ٹی تک آنے جانے کے یہ ۷۸ منٹ

اعتبار نہیں ہوتا۔ چنانچہ کتاب البرہ کے ص ۲۳۹ کا حاشیہ ملاحظہ فرمائیے مرزا صاحب نے یوں مریج کے آسان پڑھ چائیں بابت لکھا ہے مریج بات تو بالکل جویا منصوبہ اور ایسی مراتی عورت کا دیکھتا تھا کہ گویا مرزا صاحب اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ یہ کہنا کہ یوں مریج اس

پڑھ گیا۔ یہ تو وہ بات کسی مراتی عورت کا خیال ہے احمدی دوستو!

یہ خیال کہ یوں مریج آسان کی طرف چلا گیا۔ بسے غیر معتبر قرار دیا ہے کہ

ایسی باتیں تو مراتی عورتیں کرتی ہیں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ

مراتی کا کچھ بھی اعتبار نہیں۔ نتیجہ صاف ہے۔ جو نہادت نبراول تبار

ہے۔ کہ مرزا صاحب مراتی تھے۔ اور آپ کا بھی کچھ اعتبار نہیں۔

شہادت ۷۔ مرزا صاحب کا اپنا قول ہے کہ میرا تو یہ حال ہے کہ

کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں۔ تاہم آج کل

کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے

بڑی بڑی رات تک اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جانتے

سے مراتی کی بیماری ترقی کرتی ہے۔ کتاب مشہور آہی صفحہ ۴۴۴ مرزا کی

دوستو! کیسی صفائی سے مرزا صاحب اپنی بیماری مراتی کی ترقی بہت

جاننے کے تبارہ ہیں۔ کیا اب بھی ہمیں مرزا کا شک رہا تو خدا کی

قسم نہ تو تم نے مرزا کو پہچانا اور نہ ہی تم نے قدر کی۔ اگر اس مراتی کی

صفت سے تم مرزا کو نہیں پہچان سکتے تو ایک اور اپنی علامت بیان

کرتے ہیں۔ اس کو دیکھ کر ایمان لاؤ۔ اور اپنے متبی کو بھیچ لو۔

شہادت ۸۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں میں ایک ایام المرین

آدمی ہوں ہمیشہ در دوسرے دوران سر کی خواب تشنچ دل کی بیماری

دوسرے سے آتی ہے۔ اور دوسری چادر جو میرے پیچھے کے حصہ

ہو گئے۔ باقی بچا ایک منٹ۔ اب ہم دریافت کرتے ہیں کہ الہام کا وقت کون سا تھا۔ کیا سچی فرشتہ اس ایک منٹ میں ہی الہام کر چکا تھا۔ یا پیشاب کے وقت میں بھی الہام ہوتے رہتے تھے۔ اگر کوہاں صاحب ایک ہی منٹ میں الہام ہوتا تھا۔ تو یہ سلیم نہیں کیونکہ مرزا صاحب کے الہام بہت لمبے لمبے ہیں خصوصاً محمدی بیگم کا الہام توش..... کی آنتڑ سے بھی لمبا ہے۔ جو ایک منٹ میں ختم ہونا محال ہے۔“ اور اگر کوہاں صاحب کے وقت الہام ہوتا رہتا تھا۔ تو یہ اس سے بھی بدتر کیونکہ پیشاب کے وقت تو بولنا بھی جائز نہیں۔ چچا جی کہ خدائی الہام ہوتے ہوں۔ ہاں یاد آیا۔ ایک فرشتہ مرزا صاحب کا خیراتی نام ہے۔ اس کو ہو سکتا ہے کہ خاص اجازت ہو کہ تو بیشک پیشاب کی حالت میں بھی الہام کر دیا کر کیونکہ جبریلؑ تو ایسے گندے موقع میں اتر نہیں سکتا۔ وہ تو روح القدس یعنی پاک روح ہے۔ ہاں خیر الدین کے لئے پاکیزگی کی کوئی شرط نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب پیشاب کے وقت الہام کو یاد بھی کرتے ہوں۔ تو بعید نہیں کیونکہ آپ کو یہ الہام ہوا تھا۔ عمل ماستنت فانی قل غفرت لک یعنی اے مرزا تو جو چاہے کر نکل تجھے سب معاف ہے۔“ حوالہ اربعین ص ۵۷ بیشک اس الہام کی بنا پر اگر مرزا صاحب پیشاب یا پاخانہ کی حالت میں بھی الہام یاد کرتے ہوں تو ہو سکتا ہے۔ ہماری غلطی ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہمارا اعتراض بیجا ہے۔ یہ تین شہادتیں تو حضرت مرزا صاحب کی ہیں۔ اب اور سو جو آپ کے صحابی شہادت دیتے ہیں۔ شہادت مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے مراقب کی بیماری

ہے۔ ریو اپریل ۱۹۲۵ء ص ۵۵۔ شہادت ۵۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراقب ہے۔ ریو اگست ۱۹۲۶ء ص ۵۷۔ شہادت ۶۔ مراقب کا مرض حضرت مرزا صاحب کو موروثی نہ تھا۔ بلکہ یہ خارجی اثرات کے تحت پیدا ہوا تھا۔ ریو اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۰۱۔ (خارجی اثرات خدا معلوم کیا تھے۔ اور کس سبب تھے)

شہادت ۷۔ حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر کی خواب۔ درد سر تشنچ۔ بھڑکی۔ اسہال۔ کثرت پیشاب اور مراقب کا صرف ایک ہی باعث تھا۔ اوروہ عصبی کمزوری تھا۔ ریو مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶۔ خدا جانے مرزا صاحب کے ٹپھے کمزور کیوں ہو گئے تھے، ابھی تو آپ کو محمدی بیگم کے بایاہ کا بہت شوق تھا شہادت ۸۔ مرض مراقب حضرت مرزا صاحب کو وراثت میں نہیں ملا تھا پس حضرت صاحب کی زندگی کے حالات کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں مراقب ہونے کے دو بڑے سبب تھے۔ اول کثرت دعا یعنی محنت و فکرات قوم کا غم۔ دوسرے غذا کی بیقاعدگی کیوجہ سے سوء ہضم اور اس کی شکایت۔ ریو یو قادیان اگست ۱۹۲۶ء ص ۹۔ نوٹ :- ان آٹھ شہادتوں سے تین پہلی تو خود حضرت صاحب کی ہیں جن میں شک کرنا کفر اور بے ایمانی ہے اور باقی شہادتیں حکیم نور الدین خلیفہ اول کی اور ڈاکٹر شاہ نواز کی جو طے پکتے اور معتبر راوی مرزا شیروں کے نزدیک تھے۔ انہا میں ہیں۔ ان میں شک کرنا بھی کفر کے قریب ہے۔ جب یہ ثابت ہو گیا۔

کہ مرزا صاحب مراقی تھے تو اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مراقی کیا

ہے۔ میرزا صاحب مراقی کی حقیقت طبعی لحاظ سے :- لا، شرح اسباب

جلد اول صفحہ ۸۷، مطبع نوکٹوری میں لکھا ہے نزع من

الما لیلو لیا ایسی المراقی یعنی مایو لیا یہ ایک قسم مراقی کی

مرزائی دوست غور کریں۔ کہ یہ کتاب مرزا کے مخالف کی بنی ہوئی

نہیں بلکہ یہ کتاب طب کی مشہور کتاب ہے۔ جو مرزا صاحب کیا

بلکہ آپ کے ابا و اجداد کا بھی ابھی دنیا میں ظہور نہ ہوا تھا تب

کی یہ کتاب ہے جس میں آپ نے صاف پڑھ لیا کہ یہ مایو لیا کر

اور سنو (۲) اکبر اعظم مطبع نوکٹوری جلد اول صفحہ ۱۸۷ میں

مایو لیا کے تین قسم لکھے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی لکھا کر

اول آنکہ سیش مخصوص نفس داغ باشد۔ یعنی اس مرض مایو لیا کا

سبب خاص داغ ہی ہے۔ اس را مایو لیا داغی گوئید۔ اس کو

مایو لیا داغی کہتے ہیں (یعنی داغ کی کمزوری سے) اور یہ بات تو

پہلے ثابت ہو چکی ہے۔ کہ آپ کو بہت کمزوری تھی۔ دور سے

پڑتے تھے۔ داغ کمزور تھا۔

(ماہیکم نور الدین صاحب مرزائی خلیفہ اول اپنی کتاب (ریاض)

جزو اول مطبع وزیر سند پریس، دسمبر ۱۹۲۸ء صفحہ ۲۱۱ میں مایو لیا

کا تین تین لکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ اول داغی جس کا محل وقوع

داغ ہے اطباء اس کو شر لا صنف کہتے ہیں۔ (یعنی قسمیں)

سے بہتر قسم احمدی دوتو کیا حکیم نور الدین کی بھی فرسٹ

پھر تہارا ایمان ہی کیا۔ نہ بنی کی مانو۔ نہ اس کے خلیفہ کی :-

(۴) علامات مایو لیا۔ (۵) اکبر اعظم جلد اول ص ۱۸۷ میں

”اگر بعض دامنہ بدوہ باشد۔ دعوائے پیغمبری کند و معجزات و

کرامات کند و سخن از خدائے گوئید و خلق را دعوت کند یعنی

اگر یہ (بیاری سے قبل) عقل مند تھا تو دعویٰ نبوت کا کر سکا اور

معجزات و کرامات دکھا سکا۔ اور یہ بھی لکھا۔ کہ میں خدا کی طرف سے

بائیں حاصل کرتا ہوں۔ اور لوگوں کو دعوت بھی دے گا۔ یہ تمام باتیں مرزا

کے اندر پائی جاتی تھیں (۵) وقد يبلغ الفساد فی بعضہم

الی حد یظن انہ یعلم الغیب و کثیرا ما یجذبہما

لیسکون قبل وقوعہ (شرح اسباب مطبع نوکٹوری جلد اول

صفحہ ۶۹) یعنی کبھی ایسے مریض تو ہواں تک پہنچ جاتے ہیں کہ وہ خیال کرتے

ہیں کہ ہم غیب جانتے ہیں۔ اور با اوقات وہ ایسی خبریں بھی دیدیا

کرتے ہیں جن کا ابھی ظہور نہیں ہوا۔ بالکل یہی حالت مرزا صاحب

کی تھی جو کسی پختی نہیں ہے جس کو بگو کہ جانتے ہیں۔ کہ

مرزا صاحب ایسا ہی کیا کرتے تھے :- لا، شرح اسباب جلد اول ص ۸۷

میں ہے (وقد يبلغ الفساد فی بعضہم الی حد یظن انہ

صار ملکا و قل یبلغ والی اعلی من ذالک فیظن انہ

الحق) یعنی بعض کا فساد تو یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ وہ خیال کرتا ہے

کہ میں فرشتہ ہوں۔ اور بعض اس سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ اور دعویٰ

خدائی کرتے ہیں۔ مرزائی دوستو! قابل شرم بات ہے کہ اگر

ایسی تصریحات کے ہوتے ہوئے بھی تم نہ سمجھو کیا یہ کتاب کسی دشمن

کی بنا کی ہوئی ہے۔ کیا یہ کتاب مرزا صاحب کے بعد کی ہے۔ یہ تو مشہور

کتاب مدقوں کی دنیا میں موجود ہے جو طبیب کالجوں میں پڑھائی جاتی ہے

اب خود رو کہ مرزا صاحب نے کیا دعویٰ زشتہ کا نہیں کیا۔ کچھ اربعین ۱۳۳۶ء کا حاشیہ۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت لفظ فرشتہ کا بطور استعارہ کے آگیا ہے۔ اور دنیا ل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل لکھا ہے۔ اور آئینہ کمالات اسلام میں خدائی دعویٰ کیا ہے۔ اور باقی کتب میں مختلف طور پر دعویٰ نبوت بھی کیا ہے۔ اس کے صاف معلوم ہوا۔ کہ واقعی آپ کو مانجولیا تھا جس کی طرف کتب طلبہ کر رہی ہے۔ افسوس کہ اگر اب بھی تم کو مرزا کے دھاتی اور مانجولیا ہونیکا شک ہے تو خدا کی قسم تم نے مرزا صاحب کی کچھ قدر نہ کی تم سے تو ہم اچھے۔ کہ مرزا صاحب کی پوری پوری صفات جو انبیا نبی نے بیان کیں۔ اور بڑے بڑے اطباء نے لکھیں ہم ان کے مطابق مرزا صاحب کو پا کر پہچانا اور تم بد نصیب ہے۔ افسوس صد افسوس کہ ایک (مراقی اور بلخی) نبی آیا مگر مرزا میوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ مگر خدا کے ۱۹ فرشتے اُسے قبول کریں گے۔ آمین۔

جامعت مرزائیہ کلکتہ کا قرآن و حدیث انکار حضرات۔ آپ نے ایک چھوٹا سا اشتہار دیکھا ہوگا جس میں نمونہ تبلیغ الاسلام کا منظر ہے۔ اس کے متعلق ہم لغت اللہ علی انکا ذہن لکھنا اصل واقعہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں منظرہ کی شرائط فرین سے ہماری تھیں۔ نمونہ تبلیغ الاسلام اس خیال سے کہ کسی نہ کسی طرح مناظرہ ہو جائے۔ مرزا میوں کی شرط جائز اور ناجائز کو سختی الامکان قبول کرتی گئی۔ بلکہ چار مضامین

حب خواہش مرزا میاں انہیں کو بیٹھے گئے۔ اور آخر تقریر بھی ان کو دی گئی۔ اور انہوں نے بڑے زور سے اپنی کہیم تقریری مناظرہ ہرگز نہ کریں گے۔ ہاں اگر آپ کو شک میں کرادے اور ذمہ داری حفظ امن کی ہو۔ تو ہم بادل ناخوستہ تقریر بھی کر لیں گے۔ تبلیغ الاسلام نے یہ شرط بھی منظور کر لی۔ اور یہ شرط کہ ہر فرقہ قرآن مجید اور حدیث صحیح سے لائیں پیش کرے یہ شرط بھی طے ہوئی۔ پھر یہ پیش کیا کہ تائید میں اقوال بزرگان پیش ہوں گے یہ بھی قبول کیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی شرط لگائی۔ کہ واقعات حاضرہ تائید میں بھی پیش ہوں گے۔ صرف نمونہ تبلیغ الاسلام نے کہا۔ جب قرآن۔ حدیث اور بزرگ لوگ مان لئے گئے۔ تو واقعات کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ بس جناب یہ کہنا تھا کہ مرزا می تائید سے بھڑک اٹھے۔ کہ نہیں صاحب ہم تو یہ شرط ضرور لگائیں گے۔ خیر ہم نے سمجھایا کہ دیکھو تمام شرائط ہم تمہاری مان رہے ہیں۔ یہ ایک شرط جو غیر ضروری ہے نہ لکھتو۔ تو کیا حرج ہے۔ مگر جناب (خوئے بردا بہانہ بسیار) نہ ہی مانے اور اٹھ کر بیٹھے گئے وہ جانتے تھے کہ مناظرہ ہو گیا۔ تو اسے امرت سری کے پنجہ سے نکلنا محال ہو گا۔ اور ہمارے مولوی کو پیالہ موت کا پینا پڑے گا۔ جناب ایسے دفتر سے بھاگ نکلے جیسے جنگل کے شیر سے بھاگ جاتے ہیں رکھنے انہیں نہیں کہا کہ نکل جاؤ۔ بلکہ وہ خود اٹھ کر چلے گئے اور اشتہار میں جھوٹ لکھ دیا۔ کہ تبلیغ الاسلام کے لوگوں نے کہا۔ کہ تم یہاں سے نکل جاؤ۔ باقی وہ قصہ کہ ایک مقرر آدمی نے

ہم لگائیں نہ کوئی تم۔ قرآن مجید سے ہی تمام مضامین پیش کریں۔
خواہ صداقت مرزا۔ خواہ ضرورت مصلح۔ خواہ حیات مسیح خواہ
ختم نبوت۔ پس اگر بہت ہے تو میدانِ تقریر میں نکل آئیے
ایچ پیج سے کام نہ لیں +

نمبر ۱۰/۲۱
(سیکریٹری انجمن تبلیغ الاسلام ملکنہ چیت یورود مہاراجہ بلوچ)

تذکرہ مشائخ بگوبہ

مرتبہ

حضرت مولانا ظہور احمد صاحب بگوبہ میں مکہ شریف
کے نامور علمی خاندان کے مشائخ کے سوانح درج کئے گئے ہیں
اور رئیس المباحین مولانا محمد نصیر الدین شہید بگوبہ رحمۃ اللہ
علیہ کی پاک زندگی اور ان کے مجاہدانہ کارناموں پر روشنی ڈالی
گئی ہے۔ قیمت

شمس ملنے کا پتہ :-

علامہ حنین منیجر جریدہ شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

”ضروری گذارش“

جن حضرات کی سیوا چندہ ختم ہو چکی ہے۔ براہ کرم بہت جلد
زرچندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر ممنون و نادم و رزق سالہ
آئندہ بذریعہ دی۔ پی ارسال خدمت ہوگا +

منیجر

بھی کوشش کی کہ شرائط ملے ہو جائیں۔ ہاں ہم اقرار کرتے
ہیں کہ واقعی وہ شخص ہمارے مولوی صاحب کے پاس آیا۔ اور کہا
کہ آپ واقعات حاضرہ کو تسلیم کر لو تا کہ جھگڑا ختم ہو کر مسالہ
شروع ہو جائے جس کے جواب میں مولوی صاحب نے کہا۔ کہ مجھے
سہرہ واقف جس کی قرآن مجید و حدیث شریف پیش گوئی یا کم از
کم اشارہ ہی کرتا ہو منظور ہے۔ مرزا شخص نے بھی اذرا کیا۔ کہ ہاں
یہ بات محقول ہے کہ جو قرآن و حدیث کے مطابق واقعہ مولوی
منظور ہوتا ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ اس پر دستخط کر دینا ہو
اور آپ مرزا بٹوں سے دستخط کرائیں چنانچہ وہ بیچارہ تحریر
دستخطی مولوی صاحب کی لیکر گیا۔ مگر مرزا بٹوں نے صاف دستخط
سے انکار کر دیا۔ یہ ہے اصل قصہ جس کو مرزا کی جماعت نے
اشتہار دیکر اپنے باوا کی سنت (جھوٹ) کو زندہ کیا۔
فیصلہ کی آسان صورت۔ ایک اور اشتہار آپ کی
نظر سے گذرنا ہوگا۔ جس میں معیار صداقت انبیاء کا تذکرہ ہے۔

اصل میں اس اشتہار پڑھنے کی غرض یہ ہے۔ کہ لوگوں پر یہ ظاہر
کیا جائے کہ مرزا صاحب قادیانی عین قرآن مجید کے مطابق
آئے ہیں۔ جو دیگر انبیاء کی صداقت کے معیار ہیں۔ وہی مرزا
صاحب میں موجود ہیں۔ ہمارے تبلیغ الاسلام انجمن ڈکنے کی
چوٹ سے جیسے کرتی ہے کہ اگر واقعی قرآن مجید کے معیار
کو بقول علینا بعض الکافا وکیل کے لحاظ سے مرزا صاحب
ٹھیک اترتے ہیں۔ تو آپ بسم اللہ۔ قرآن مجید میں بھی منظور۔
اور تمہیں بھی منظور اب تو فیصلہ ہی ہو گیا۔ آئیے نہ کوئی شرط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیپو سلطان شیرزیوں دا دتوں مروانہ ستر

(خادم ملت دھیلو عاتق شہی نادرنگا شریف عاتق شہی ریاست میسور)

از غم جاں چوں نالِ خونِ دل از چشم ترا	بر زوالِ ٹیپو سلطان شہید نامور
اکیہ انخواہی باز بینی سلطوت اسکندرای	شکست سلطانِ ٹیپو ابن حیدر ہم بگر
سکہ ضربِ جلالش بر جبین پیشوا!	والیانِ سلطنت از رعب او آگندہ سر
بچتہ کارانِ حرب ہم لڑہ بر اندام شد!	ذکر شاہ صف شکن ہم چوں شنیدند سے زفر
چوں بہ طاؤس آمدے خنجر کف سوتے جدال	شکر اعدائے از ہیبتش زبیر و نہر
ٹیپو سلطان آئنگہ و فتنش شیر میوہ آمدہ	صف شکن شاہ قوی بازو دلاور پر ہنر

بر جبینش جلوہ گر رعبِ جلالِ حیدری

درنگا ہشش حسنِ عکسِ غیرتِ فیاضِ شہر

آہ! در زائے شقی القلب بیدیں بگر	آہنچاں سلطان دین را کافر مسلم نما
ایں چنینِ بخت گشاں ارکانِ دولت بدسیر	از فریب و کرو عتداری دغا کر زند آہ
کرد از طمع و حسد افواجِ سلطان منتشر	خوسہ سالار قمر الدین خاں ملت فروش
در حقیقت بابِ رحمت بست بر خود بے بصیر	از ملا حین آں کیے در بت بر سلطان خود
آختند از ہر طرف اعدائے سلطان بے خبر	بر سرِ یگم ز ایمائے لعینانِ وطن
بر شاہِ دین پرور ساختہ خود را سپر	چون نمک خوارانِ سلطان از پئے حق نمک
کشتی دین محمد آہ شد زیر و زبر	در میانِ کادیری اک شورِ محشر شد پید

ناخدائے کشتہ دین رفت در سیل فنا
شہید نامور بر لب خیر البشر

بر سرِ سلامیاں ہنگامہ محشر گذشت

آفتاب داغ بین زین مطیع خویش نہیکو

آں قیامت خیز منظر بہت چوں پیش نظر

لے محمد سر بار از گند خضریٰ تنگ

خونِ فرمانِ توحیدِ رسالتِ رحمت نہ

این چہ ہنگامہ پدید است اندرین دارالامن

آہ شد در ساعتِ محمورۂ مسلم خراب

تا کنوں سکر زند در ماتم او کاویری

بر زلفش ذرہ ذرہ خون میگرید ہنوز

سروشِ شاد و صنوبر ہم صف ماتم کشید

لے منارِ مسجدِ اعلیٰ نہ مانے دیدہ

لے حصارِ ساحل دریا فصلِ سربلند

در بہاراں این چہ وقت آمد گلِ گلشنِ لبخت

یا محمد ارشاد و شہاد دریا دولت باغ بین

این چہ جور ناروا بر امت تو پیشتر

کافر و مشرک منافق اندرین دورِ قمر

کوچہ و بازار از خونِ شہیداں سرخ تر

امن گاہِ بندگان و مرجع اہلِ ہنر

بر زلفش لوحے خیزد از دیوار و در

آفتاب او چو شد زیر زینش جلاہ گر

در چین زارِ مزارِ پاک او شام و صبح

شاہ دین راہِ حواریت با ہنراں کرو فر

صد ہنراں غرقِ خوں بر پائے تو بیدار

از نولے عندلیب زارے یزد شمر

عبرت از نقش و نگارش ے بند اہلِ نظر

از خطابِ شاہِ شہداء مطیع بر خوان نہیکو

بر مزارِ پاک او چوں بگلدی شوریدہ

حالِ مسلم گشت بعد رفتن تو زشت تر

از پئے تو حالِ مسلم شد خراب و غار تر

از غلافِ سرخ لے شیر دکن بر آرسر

لے شہید خستہ جاں لے عاشقِ خیر البشر

رفت با تو عزت و ناموس اسلام از دکن

راشتیاقِ دینِ تو دل گرفتہ آدمیم

مسلم ہدیا ے کہ در اطرافِ سنگِ پٹن حلقہ زدہ سر زینش فریرہ ساختم است

عارض پر خون نمائے لے شہید سرخ پوش
در تنائے زیارت دیدہ خونبار ما
اک نگاہ لطف برائے شہ خلوت گریں
توبہ تربت خفتمہ لیکن جلال رعب تو

تذرا ورویم مایم تخت دل خون جگر
سوئے تربت باہنراہاں شوق واریاں خستہ
جلوہ فرما زین فرار سرخ باشان دگر
از درد دیوار گنبد سے نماید کروفر

غرق وسط کا ویری شد گنج ہندوستان زہیات
ناخدا کے کشتے اسلامیاں چوں داد سر

ٹھہری سیدال میں مناظرہ اہل سنت کی عظیم الشان فتح

مناظرہ ٹھہری سیدال کی کارروائی مولوی عبدالکریم صاحب
گرواتی نے ارسال کی ہے۔ جو رسالہ میں ان کے

درجہ کی جاتی ہے۔ انہیں ہے کہ رد فتن کی حد درجہ اشتعال
انگیز حرکات امن عامہ میں ہر جگہ پھیل ہو رہی ہیں۔ عوام الناس
کے مجمع میں سیدالاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ پر طعن آمیز حملے کرنا شیعوں کے ذاکرین کا شیوہ ہو چکا ہے
ہم ایسے مناظروں کو بغیر استحسان نہیں دیکھتے۔ دو طرفہ
میں مسلمان کہلانے والے فرقوں میں باہمی رواداری اور
اتحاد و انفعاد نہایت تباہ کن اور حسرت ناک منظر ہے
شیعہ مبلغین اور شیعہ ذاکروں نے پنجاب کے دیہات
میں مسلمانوں کے عقائد پر ڈاکہ ڈالنے کی خطرناک ستم

سازش کر رکھی ہے۔ محبت اہل بیت کے پردہ میں
غریب مسلمانوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ حضرت
سیدنا علی رضی اللہ عنہ (اور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی آل کی غلامی کا دعویٰ ہر قسم کی لئے قابل
فخر ہے۔ مگر ڈھیری سیدان میں فیض محمد شیعہ
ذاکر کی انہوں نے روشن نے اہل سنت کو منافقہ
میں ایسے طرز اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ جس سے ان
کے فرعونہ علی کا لفاظ اور حسب روایات شیعہ
شیعوں کے علی کا کفر ثابت ہو سکے۔ ہم نہیں چاہتے
کہ مناظروں میں ایسی روش اختیار کی جائے۔ شیعہ
سیدروں کا فرض ہے کہ اپنے ذاکروں کو زبان
درازی اور دیدہ دہشی سے باز رکھنے کی کوشش
کریں۔ ورنہ سنی و شیعہ کے درمیان افتراق کی ایسی
خلیج حائل ہو جائیگی جس کاٹان نہایت دشوار
ہو گا۔

اصحاب ثلاثہ کا ایمان ثابت کر گیا۔ قرآن کریم نے قطعاً انکار کر دیا۔ اہل مولوی صاحب مولوی اہل بار منظر اہل سنت نے اٹھ کر دونوں مسئلوں کو لے کر یعنی خلافت اور ایمان پر تقریر شروع کر دی۔

دلیل اول۔ محمد کا وصال علی رسولہ اللہ کریم۔
 انا بعد ذلک اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض (الآیہ) یہ آیت سورہ نور پارہ اٹھارہواں میں موجود ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے حسین حافزین جو قبل نزول آیت ایمان لایکے تھے۔ وعدہ فرمایا۔
 تین حقوں کا استعمال فی الارض اور تمکین دین اور امن بد الخوف دلیل اس کی لفظ منکم ہے۔ ورنہ صرف وعدہ اللہ الذین آمنوا و عملوا الصالحات سے کام چل سکتا تھا اور یہ تین نعمتیں سوائے اصحاب ثلاثہ کے حافزین میں سے کسی کو نہیں ملیں حضرت علی باقیان علماء و رفیقین اس آیت سے خارج ہیں۔ شیعوں کے نزدیک ان کو خلافت بھی برائے نام ملی تھی۔ شیعوں کے نزدیک ان کو امن نہیں ملا۔ اب میرے مناظر کا حق ہے یا وہ ضمیر حافزین کی غائبی کی طرف دکھاؤ اور یہاں کوئی دلیل خارجی بھی موجود نہیں۔ ورنہ شیعوں کو ماننا پڑیگا کہ معاذ اللہ خدا تعالیٰ نے دھوکا ہی دیا تھا اور اس کا وعدہ غلط ثابت ہوا کہ اصحاب ثلاثہ کو کامل ہوش ملانے کا خلیفہ برحق تسلیم کرے۔

الجواب۔ مناظر شیعہ نے ان تین باتوں میں سے

موضوع ڈھیری سیدان تحصیل سند دادن خان ضلع جہلم میں نفیس محمد نیچہ کیا لی نے جس کو شیعہ سرکار ملک العلماء ممتاز الفاضل و متعلق کرتے ہیں۔ تقریر کی جس میں اہل سنت و الجماعت پر بے جا حملے کئے اور بیان کیا کہ شیعوں کی نہ نماز قبول ہوگی۔ اور نہ ان کی شفاعت ہوگی۔ اور ساتھ ہی اہل سنت کو مناظرہ کا پیسج بھی دے دیا۔ اہل سنت کی طرف سے جناب سید مہدی شاہ صاحب نے مناظرہ کا پیسج قبول فرمایا۔ اور تاریخ ۱۵ جون ۱۳۳۵ء علامہ اہل سنت میں حضور مولانا سیّدال شاہ صاحب اور مولانا مہدی محمد سید امیر صاحب مدرسہ کولال اور مولانا عبدالرحمن صاحب ضلع میانوالی صبح ۸ بجے موضوع ڈھیری پیسج گئے۔ اور شیعوں کو شرائط مناظرہ طے کرنے کی دعوت دی۔ اعداد اول موضوع مناظرہ شیعوں کا ایمان بالقرآن اور اہل سنت کا ایمان باللہ مقرر ہوا۔ مگر ان مسائل سے مناظرہ شیعہ نے اعراض کیا اور صاف انکار کر دیا کہ میں ان دونوں پر بحث نہیں کرتی چاہتا۔ اور دو موضوع اور تجویز ہوئے۔
 اہل سنت کے ذمہ اصحاب ثلاثہ کا ایمان اور ان کی خلافت کے اثبات اور شیعہ مناظرہ کے ذمہ شیعوں کے غزوہ علی کا ایمان بموجب عقائد شیعہ ثابت کرنا تجویز ہوا۔ اور شرائط یہ طے ہوئے کہ ہر دو مناظرہ استدلال قرآن کریم میں سے کریں گے۔ کوئی تفسیر و حدیث پیش نہ ہوگی۔ اہل سنت و الجماعت کی طرف سے مولوی اللہ یار صاحب مناظرہ مقرر ہوئے۔ پھر اس میں تنازع ہوا کہ اول حضرت علی کا ایمان ثابت کیا جائے۔ جن دلائل سے مناظرہ شیعہ حضرت علی کا ایمان ثابت کرے گا۔ ان سے بڑھکر مناظرہ اہل سنت

ایک کا جواب بھی نہ دیا۔ بلکہ وہ تفسیر کے سمجھنے پر بھی قادر نہ ہوتا تھا۔ صرف یہ کہتا تھا کہ ہم ان کو مومن نہیں مانتے۔ یہ وعدہ مومنین کے لئے ہے۔ اور دوم یہ کہ اگر حضرت عمر اور حضرت عثمان کو امن نہ ملا۔ اس کا جواب مناظر حنفی نے بار بار دیا کہ اگر وہ مومن نہ تھے تو آیت ماکوئی مصداق بنا دیکھتے۔ اس کے جواب میں کہتا تھا۔ کہ مصداق اس آیت کے رسول خدا ہیں۔ مناظر حنفی نے جواب دیا۔ کہ وعدہ مومنین سے ہے نہ رسول خدا سے جیسا قیود عمل صالحہ اور استخلاف دغیرہ میں ظاہر ہے۔ چونکہ وعدہ اس پر جاریا جاتا ہے۔ جو اس کے پاس موجود نہ ہو۔ اور رسول کریم نازل آیت سے پہلے بھی اللہ کے رسول تھے۔ اور صالحین کے سزا ج تھے۔ بدامنی اس کو کہا جاتا ہے کہ ظلیفہ کو خانہ جنگی سے فراغت نہ ملے۔ اور کافر کا کوئی ملک اس کے زمانہ میں فتح نہ ہو۔ جنہوں نے روم اور شام اور ایران جیسی سلطنتوں کو زیر و زبر کر دیا۔ ان کے مطلق کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ان کو امن نہیں ملا۔ اور ایسا ہی مناظر حنفی نے نو دلائل قرآن سے اور بھی پیش کئے۔ مگر سب کا مجموعہ جو ایک عرصہ مناظر نے ہی دیا کہ آپ امتیں پڑھتے جائیں ہم یہی کہیں گے کہ وہ مومن نہ تھے۔ بس آخر تک یہی کہتا رہا۔ ہم نہیں مانتے۔ ہم نہیں مانتے۔ مناظر حنفی جواب میں یہ کہتا تھا۔ کہ انہی زمان قرآن ہے یا حدیث ہے۔ کہ اگر یہ انکار کرتی رہی تو وہ واقعی ہی مومن نہ ہونگے۔ اور آپ نے کوئی دلیل اصحاب ثلاثہ کے عدم ایمان پر نہیں پیش کی۔ نہ میری کسی دلیل کا جواب دیا۔ کبھی کہتا تھا۔ خدا بھی مومن ہے۔ رسول بھی مومن ہے۔ مناظر حنفی کہتا تھا کہ خدا کا ایمان کس پر ہے۔ کہ وہ مومن ہے۔ خدا کے ایمان کی کیا تعریف ہے۔ کہ

وہ مومن ہے۔ بیان کیجئے۔

تفسیر دوم مناظر نے حضرت علی کے ایمان کے اثبات پر شیعو مناظر نے آیت تطہیر۔ آیت مباہلہ۔ آیت ولایت اور آیت ندمیش کی۔ جو سورہ دہر میں ہے۔ اور باقی وہ وہ آیات پیش کیں جن میں مہاجرین اور انصار کے فضائل مذکور ہیں۔

الجواب۔ مناظر حنفی نے آیت تطہیر کا ازواج بنو صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہونا بلا لقا قاہرہ ثابت کیا۔ آخر تک مناظر شیعہ ان کا کوئی جواب نہ ملے سکا کبھی یہ کہتا تھا۔ کہ اہل سنت کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی داخل ہیں کبھی کہتا تھا عنکم ضعیفہ ذکر ہے۔ اس کا جواب دیا گیا۔ کہ اگر ضعیفہ مذکور کی طرف راجع کرو گے۔ تو سیدہ فاطمہؓ کا نام خارج کرنا پڑیگا۔ اگر تظلیماً شامل کر دے تو ہم بخلیب نبی کریم کے ازواج مطہرات کو شامل کریں گے۔

مناظر حنفی نے آیت مباہلہ کا جواب دیا۔ کہ اول تو اس میں لفظ النفسا ہے جو جمع ہے نفس کی۔ اب اس سے ایک حضرت علی کو کیسے مراد لیتے ہیں۔ تو جواب دیا کہ وہ عین نفس رسول ہیں۔ مناظر حنفی نے اس کا جواب دیا۔ کہ اگر حضرت علی نفس رسول تھے۔ تو محمد سیدہ فاطمہ سے نکاح کیسے جائز ہوا۔ اس کا کوئی جواب بھی آخر تک مناظر شیعہ نے نہ دیا۔

مناظر حنفی نے آیت ولایت کا جواب دیا۔ کہ یہاں تمام صیغے جمع کے ہیں۔ آپ ایک شخص کیسے مراد لے سکتے ہیں

جو تمام امت میں سے کسی کو بھی نصیب نہیں ہوگا یہاں تک
تقریر پہنچی تھی حنفی مناظر کی کہ وقت ختم ہو گیا۔ مگر ان دونوں
آئینوں نے شیعوں میں وہ اضطراب پیدا کیا۔ جو دیکھنے سے
تعجب رکھتا تھا۔ کیسی ذلت شیعہ کا کسی مناظرہ میں بھی نہ
ہوگی۔ ہر جانب سے فریاد فریاد کے آواز ہی آتے تھے۔

اظہار حق روئیاد مناظرہ ٹیکسلا

برادران اسلام، مورخہ ۳۰ جون ۱۹۷۷ء بروز منفعہ
۷ بجے صبح موضع ڈھیری کشاں ضلع راولپنڈی بمقام سرائے
کالا بمظبوطی حکام مناظرہ مابین فریقین یعنی اہل سنت والجماعت
اہل تشیع کے قرار پایا۔ اہل سنت والجماعت کی طرف سے مناظر
مولانا مولوی محمد جبار علی الدین صاحب سکندر ریڑی ضلع شاہ پور کے
مقرر ہوئے۔ اور اہل تشیع کی طرف سے مولوی محمد بشیر صاحب
متمم والا فاضل لکھنؤ مقرر ہوئے۔ ادویہ مسائل موضوع
مناظرہ قرار پائے۔

ایمان باللہ

ایمان بالقرآن

اسی حب اہل بیت و اتباع اہل بیت رہا ایمان اصحاب ثلاثہ
ہر ایک غریبی نے اپنے لیے مقابل کو یہ تجویز کر دی۔ کہ میں اگر غرضی مناظرہ
چھوڑ کر دوسری طرف جاؤں۔ تو میری شکست سمجھا
جائے۔

اور دوم اس میں لفظ انما کا موجود ہے جو انحصار کیلئے ہے
جو صاف دال ہے کہ اگر حضرت علی کی ولایت کو مانا جائے تو
باقی ائمہ اس آیت سے خارج ہیں مگر ان کی زبان سے یہ بھی
نہ نکلیگا۔ اس کا جواب مناظرہ شیعہ نہ دے سکا۔ اور آیت
نذر کا حنفی مناظرہ نے جواب دیا۔ کہ اس آیت میں تمام شیعی
جمع کے ہیں۔ آپ ایک شخص مراد نہیں لے سکتے۔ اگر جرات ہی
تو کوئی ایسی آیت پیش کریں۔ کہ خاص حضرت علی کی ایمان
پسندال ہو۔ ان میں حضرت علی کا ذکر تک نہیں۔ باقی آیات
ہماری موید ہیں۔ ان کے جواب کی جرات نہیں۔ اگر ان سے
حضرت علی کا ایمان ثابت ہوگا تو وہی ہی اصحاب ثلاثہ کا
ثابت ہوگا۔ بعد اس کے حنفی مناظر نے دو آئین قرآن سے
میثیں کیں۔ **آیت ان الذین توفیہم الملائکۃ**
الطالی النفس قالوا فیم کنتہ قالوا کنا متضعفین
فی الارض قالوا الہم تکن ارضی اللہ واسمہ فتمہا
جرا و فیہا فاللہ۔ ماؤہم جہنم۔ جو صاف
دال ہے کہ جس جگہ کفار کا غلبہ ہو وہاں سے ہجرت کرنی فرض
ہے۔ ورنہ ہجرت کرنے والا جہنمی ہے۔ اور اصحاب ثلاثہ مومن نہ
تھے تو پھر حضرت علی کے ہجرت نہ کرنے کی وجہ سے وہ جہنمی
ہیں۔ اور دوم آیت **لنن لہم ینتہ المفقون والذین**
فی قلوبہم (الایہ) موافق آیت نذر کے شیعوں کا مزمومہ
علی منافق تھا۔ اس نے جب بھی مدینہ سے خارج ہوا۔
تو قتل کیا گیا۔ اور اصحاب ثلاثہ کو وہ ہوا عرض ہو گا ملا۔

مناظر المہنت والجماعت مولوی محمد چراغ الدین صاحب نے اپنی تقریر آیت کریمہ (إِنَّمَا نَحْنُ نَذْكُرُكَ وَآثَالَ لِحَافِظُونَ) (پگ) سے شروع کی اور فرمایا کہ اہل تشیع کا موجودہ قرآن پر ایمان نہیں ہے۔ اور نہ حضرات شیوعیامت تاکہ (نابرا احادیث ائمہ طاہرین کے) موجودہ قرآن پر ایمان ثابت کر سکتے ہیں۔ اس لئے کہ اصول کافی جو کہ شیعہ مذہب کی ایک مستند کتاب ہے۔ اس کے ص ۳۱ پر بقرابت امام جعفر صادق علیہ السلام کے مروی ہے۔ کہ جو قرآن حزبل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے وہ سترہ ہزار آیات کا ہے۔ ایضاً ص ۲ پر ہے۔ کہ جو قرآن میں نے جمع کیا ہے وہ قیامت تک نہ دیکھو گے۔ ایضاً ص ۶ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قرآن دیا میں دُوب گیا۔ مگر ایک فقرہ (والینا المصیاء) ہاتھ آیا۔ اور ص ۶۹ پر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ قرآن چہ اقساموں پر نازل ہوا ہے۔ ایک قسم اہلبیت کے حق میں۔ اور ایک قسم میرے دشمنوں کے حق میں اور ایک قسم سنتوں میں اور ایک قسم فرضوں میں۔ اور اجتہاد طبری نے فرماتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے فرمایا۔ جو قرآن میں نے جمع کیا ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کہ سولے اولاد اپنی کسی کو نہ دکھانا حتیٰ کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام حوض کوثر سے آویں۔ وہ صحیح قرآن حج شدہ ترتیب نزولی والا دنیا پر ظن ہر کرنے کا حکم نہیں۔ اور یہ موجودہ قرآن مجہولوں

نے جمع کیا ہے۔ اور مخوف ہے۔ نیز جس کے جاس امیر حضرت عمرؓ اور امیر عثمانؓ میں بھی کو تم نے حضرات شیوعہ اسلام بھی نہیں جاس ہو۔ العاذ باللہ۔ تودہ قرآن علی علیہ السلام کا دکھاؤ کہاں ہو؟ مناظر شیعہ کے ہوش ان براہین سے لیے گم ہوئے کہ اس نے موضوع مناظرہ کو چھوڑ دیا۔ اور ایمان بالقرآن (موضوع) سے گریز کرتے ہوئے اور احادیث ائمہ طاہرین محولہ بالا کو تسلیم کرتے ہوئے ایسی بے تکی باتیں جن کو موضوع مناظرہ کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ بیان کرنے لگے اور فرمایا کہ تفسیر القرآن میں ہے۔ کہ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ قرآن کثیر چلا گیا ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ قرآن بکری کھا گئی ہے۔ یہ تحریف تو آپ کی کتاب میں ہے۔

اس امر پر مناظر شیعہ نے اپنا دقت پورا کیا۔ بعد اس کے مولانا مولوی محمد چراغ الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ سنو۔ اے مسلمانوں کہ مولوی محمد بشیر صاحب نے میرے تمام دلائل کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور ان میں سے کسی ایک کا بھی جواب دینے کی کوشش نہیں کی۔ کیونکہ وہ ترتیب نزولی والا قرآن قیامت تک نہیں دکھاسکتے۔ انہوں نے موضوع مناظرہ سے گریز کرتے ہوئے تحریف قرآن کے باب کو چھیڑ دیا۔ اور اس میں تفسیر القرآن کے حوالہ شریعت تحریف دینا شروع کیا۔ گواہی باتوں کا جنہیں موضوع

کریں صحت خود کردہ را علاجے نیت

اس بات سے مولوی محمد بشیر صاحب مناظر شیعہ زفر خٹہ ہوئے۔ اہد شدت کرب وغینہ نے ان کے لیے سے جو کس بھی کافر کر دیئے۔ جواب تو دینا ہی کیا تھا۔ بدستور سابق یعنی تقریر شروع کر دی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اقرار شیطانی موات تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی تحریف کرتے تھے۔ نعوذ من ہذا الخلفات۔ اور فتاویٰ قاضی خان میں درج ہے کہ قرآن پشاک کے ساتھ لکھنا جائز ہے۔ اس پر مولانا محمد جبار علی الدین صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا کتنے افسوس کی بات ہے۔ مناظر شیعہ جناب رسول اللہ صلعم پر ناحق الزام لگا رہے ہیں۔ اور قرآن پاک کی تصریح کے ہوتے ہوئے غلط روی سے کام لے رہے ہیں۔ کاش ان کا قرآن کریم پر ایمان ہوتا۔ اور وہ دیکھتے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے زعم فاسد کو کس طرح توڑتے ہیں۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا إِذَا تَمَقَّقَ الْفَقِي الشَّيْطَانُ فِي أُمِّيَّتِهِ فَيُكْسِمُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ رپ (ج)

تفسیر مدارک میں اس آیت کے تحت میں تِلْكَ الْخَرِيفُ السَّالِیٰ ان شفا عتھن لتو مجھے کا حوالہ دینے کے بعد لکھا ہے۔ کہ ہذا القول غیر مرضی اور اس کے بعد بدوجہ کثیرہ اس وقوعہ کے انتفاء من ہذا کا تصویر قی کو ثابت کیا ہے اور طویل بحث کے بعد یہ تحریر کیا ہے کہ یہ سورت قرین قیاس کی وجہ

سے کوئی تعلق نہ ہو۔ جواب دینا بالکل غیر ضروری ہے۔ تاہم ان کی نقلی کے لئے عرض ہے کہ یہ تمام روایات باب التسلیم میں ہیں۔ اور شیخ و تحریف میں فرق بین ہے۔

تشیخ کا فاعل اللہ عزوجل ہے اور تحریف کا فاعل انسان ضعیف البیان مناظر شیعہ کو لازم تھا۔ کہ اتفاق پر نظر دلانے سے پہلے اپنے گھر کو دیکھ لیتے۔

انہیں معلوم ہونا چاہئے۔ کہ دوسرا احادیث تحریف کے متعلق شیعوں کی کتب مشہورہ میں ایسے طاہرین سے منقول ہیں۔ اور اہلسنت والجماعت کی کسی مستند کتاب سے تحریف ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہم میں کوئی معتقد تحریف ہے۔

مولوی صاحب کو لازم ہے کہ ایسی بے تکلف باتوں سے احتراز کریں۔ اور اپنے ایسے طاہرین معصومین کی زبان و کلام سے ثابت کریں۔ کہ موجودہ قرآن جو حضرت عمر و حضرت عثمان کا جمع کردہ ہے۔ وہ اہل تشیع کا قرآن ہے لیکن حقیقت یہ ہے۔ اور تمام مجمع یہ اچھی طرح جان چکا ہے۔ کہ مولوی صاحب تو کیا تمام شیعہ مگر بھی اس قرآن کو اپنا قرآن ثابت نہیں کر سکتے۔ **مِلَانُوا** کتنے افسوس کی بات ہے۔ دنیا کی

تمام گمراہ قومیں مثل یہود۔ یہود۔ نصاریٰ اور مجوسین وغیرہ کے پی کتابوں و تہذیب۔ تورات۔ انجیل۔ وغیرہ کو الہامی مانتے اور ان سے اخذ فیض کرتے ہیں۔ لیکن صرف شیعہ ہی ایک ایسا فرقہ ہے جو کوئی الہامی کتاب نہیں رکھتے۔ ان کی اس محرمی پر ہمیں افسوس آئے ہے۔ مگر ہم کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ نجم کی تلاوت فرماتے ہوئے
 آیۃ وَمَنَّا ثَلَاثَةٌ لَا نُحِیُّ بِرَیْطِرٍ۔ تو متصلہ
 تکلم الشیطن بمثل الکلمات اور یہ متحقق ہے۔ کہ نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شیطان کلام کیا کرتا تھا۔
 اور اس کی آواز لوگ سنتے تھے جیسا کہ یوم احد میں
 بچا رہا تھا۔ الا ان محمد اذ قتل اور جنگ بد کے
 روز اس کی آواز سنی گئی جو مشرکین سے کہتا تھا۔ لا غالب
 لکم الیوم وانی جاد لکم (پٹ)

فتاویٰ قاضی خان کا محالہ دیتے ہوئے بھی مولوی محمد
 بشیر صاحب نے پوری بددیانتی سے کام لیا ہے لو کان فیدہ
 شفاء لکے کا باس فیہ قضیہ شرطیہ اور قضیہ شرطیہ میں
 صدق مالی صدق مقدم پر موقوف ہے۔ یہاں صدق مقدم
 ممنوع ہے۔ کیونکہ قاضی خان نے نظر برا حادیث صحیحہ
 تصریح کر دی ہے۔ کہ محرمات میں باری تعالیٰ نے شفاء نہیں
 رکھی۔ بتائیے اب یہ اعتراض کیا رہے۔ وعلیٰ هذا لقیاس آیہ
 لو کان فیہما الہتہ الا اللہ لغسلنا تا پاک۔ لیکن
 کتنی بے راہ روی ہے۔ ایسی باتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ
 ان باتوں سے اپنی کم طرفی اور الجوابی پر مہر تصدیق نہ لگائیں
 اور عقلمندوں کو ہنسی کا موقع نہ دیں۔ بلکہ میرے اصلی اعتراضات
 کا جواب دے کر سکندرشاہی حاصل کریں۔ اس کے بعد مولانا
 محمد بشیر صاحب شکستہ اور کبیدہ خاطر ہو کر اٹھے اور
 بادل ناغواستہ کھڑے ہو کر بولنے کی کوشش کرنے لگے۔

چونکہ ان کے قصص معلومات میں اُلوی پہلے ہی بول چکا تھا لہذا
 اب انہوں نے وقت پورا کرنے کے لئے اِدھر اُدھر کی
 باتیں شروع کیں۔ خیال آیا ہوگا۔ کہ شاید اگلی دفعہ مناظر
 مقابل ہماری کتابوں سے یہ مسئلہ ثابت نہ کر دیں۔ کیوں
 نہ میں پہلے ہی ان کے سرخو پ دوں۔ اور بے تامل غلطی
 لگے کہ قاضی خان میں لکھا ہے۔ محرمات سے نکاح کرنے
 پر کوئی حد شرعی نہیں ہے۔ اپنی باری پر جناب مولانا محمد
 جبار الدین صاحب تقریر کرنے کے لئے اُٹھے۔ تو سبکدوش
 صاحب تھانہ سنگھانی نے کسی مصلحت کی بنا پر انہیں تقریر
 کرنے سے روک دیا۔ اور مناظرہ بند کر دیا۔ لیکن چونکہ
 مولوی محمد بشیر کی اس غلط بیانی کی تردید لازمی تھی۔ اس لئے
 وہاں اجازت نہ ملنے پر عوام اہلسنت والجماعت کے دلوں سے
 اس خردشہ کو دور کرنے کے لئے جامع مسجد میں اس کی تفصلاً
 تردید کی گئی۔ اور اقوال امام المسالین ابی حنیفہ النعمان
 سے ثابت کیا کہ چونکہ وہ شخص جو نکاح بالمحرمات کا ترک
 ہو۔ دیکھ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس پر
 حد نہیں۔ حد اس پر ہوتی ہے جو اس کے اندر ہو۔ ترک نکاح
 بالمحرمات کی سزا یہ ہے۔ کہ اُسے جلا دیا جائے یا اُسے
 زبردیا وار قائم کر کے اس پر دیوار لڑائی جائے۔ یا اُسے پتھر
 بازو کر بہاڑ سے گرا دیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ مر جائے
 (شرح وقایہ کتاب الحدود وغیرہ)

برعکس شیعوں کی معتبر کتاب نزع کافی جلد ۲ صفحہ ۲۵۲

میں لکھا ہے محرمات سے نکاح صحیح ہے۔ جو اولاد ان پیدا ہو۔ وہ حلالی ہے۔ اور جو اسے حرامی کہتا ہو اس پر جہد ماری جائے۔ اور وہ محرمات کون ہیں۔ مادرِ بھینسیرہ۔ تنہا جی بھوپتی اور خالہ وغیرہ جن کے نکاح سے شیعہ مذہب میں کوئی رکاوٹ اور گناہ نہیں۔ دیکھو مسلمانو۔ عیسیٰ

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا ان کے نزدیک سالی اور ساس سے جماع کرنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ ہاں اگر سسلے سے وطنی فی الدرب کا ارتکاب کیا جائے۔ تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ (فروع کافی جلد ۱) نیز جماع کرتے وقت اگر عورت کی شرمگاہ کا بوسہ لے تو جائز ہے (جلد ۲ ص ۲۱۱) جن کے عقیدہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سیدہ فاطمہ زہرا علیہم السلام تینوں نے اللہ تعالیٰ کی وحی کا انکار ایک چھوٹے تین تین بار کیا ہو۔ ان کے نزدیک ایسی باتیں کوئی قابلِ تعجب نہیں۔

اگر ان کے نزدیک خنزیر کا گوشت کھانا بوجہ ضرورت جائز ہو (فروع کافی) سور کے بالوں کی رسی اور چرے کا روٹ بٹا کر پانی کا لانا جائز ہو (من لایضرہ الفقہ) معتبر جن کے نزدیک افضل العبادۃ ہو۔ اور جس کے ایک دفعہ کرنے سے حینِ ودیعی حسنِ تیسیری بار سے علی اور چوتھی مرتبہ سے پیغمبر خدا کا درجہ حاصل ہو (برہان المتقہ) اور جن کے ربیل المناظرین خدا احمد علی صاحب قرآن کی نحوی غلطیاں ثابت کر کے فخریہ لکھیں۔ کہ ایسا قرآن تو میں بھی لکھ سکتا ہوں (الانصاف ص ۱۴۵)

انہیں اسلام اور قرآن سے جو تعلق ہے وہ ظاہر ہے۔
نماظرین پر بخوبی واضح ہو گیا ہوگا۔ کہ مناظر شیعہ نے شرائطِ مناظرہ کا سر کیا خلاف کرتے ہوئے موضوعِ مناظرہ سے قطعاً روگردانی کی ہے۔ اور اول سے آخر تک اڑے رہے ہیں۔ یہ چیز ان کی شکستِ ناش پر روشن دلیل ہے۔ اگر مناظر شیعہ خلاف موضوع اور دلائلِ اربابوں سے مناظرہ کا وقت ضائع نہ کرتے اور لوگوں کو بے بنیاد غلط فہمیوں میں مبتلا نہ کرتے تو ہم بھی ایسے راہزائے دروین پردہ کا انکشاف نہ کرتے۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ تمام شیخان علی ملکہ حضرت علی کا جمیع کیا تھا۔ ترتیب دیا تو انزولی والا قرآن پیش کیا۔ اس شکل کام کے لئے انہیں نہ مانگی مہلت دی جاتی ہے۔ اور انہیں اجازت ہے کہ تمام روئے زمین کے شیعہ علماء و مجتہدین کی امداد سے نہایت دلجمعی کے ساتھ قرآن مذکور تلاش کر کے لائیں۔ اور اس حسنِ خدمت کے صلہ میں ہم سے پانچ ہزار روپیہ انعام لیں۔ لیکن یہ بات ان سے تاقیات نہیں ہو سکتی۔ ولو کان بعضہم لبعض طعنا و اخرا دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ؎
الشہر ان میاں کریم بخش کشمیری دوکاندار مولوی کرم الہی راجہ فضلہ ادخان ٹیکسٹ صلیع راولپنڈی

—————

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الحمد لله وحده وصلى على عباده الذين اصطفى

شیعوں کی معنی دروغ بانی

اقبال الاصل "محمد بشیر کا فقدان عقل اور مضبوط الحواس

شیعوں کی طرف سے ایک مرفوض و مردود و اشتہار شائع ہوا ہے۔ جو پچوائے کل امر ذی بال لم یبدأ بعبسہ اللہ

فہو ابتر خدا تعالیٰ کے مقدس نام اور نعت رسول خیر الانام سے بالکل متحر ہے۔ اور جو بدیں وجہ بالکل ناقابل جواب ہے لیکن

چونکہ شیعوں نے بے معنی دروغ بافیوں سے اہل اسلام کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کی ہے۔ لہذا اس کا جواب دنیا

لازمی ہے۔ کچھ نویس نے اپنے مقصد لئے بیعت سے مجبور ہو کر اس پر زہ کاغذ کو صحابہ رسول خدا رضوان اللہ علیہم کی شان میں

گستاخی کرتے ہوئے خرافات و نہر لایت سے شروع کیا ہے۔ اور چلہم فی سبیل اللہ کے متعلق اھلک چوٹیوں پر بیڑی بکری کی

طرح اچکنا کی بھیتی اڑا کر اپنی اسلام دشمنی کا انوساک منفا کر کیا ہے۔ شیعوں کی عادت متحر ہے۔ کہ جب ناقابل تردید حقائق

کے جواب دینے سے عاجز و ناچار ہوتے ہیں۔ تو دھوا دھر کی بے تکلی باتوں سے بنیاد الزامات اور حیا طعن تشنیع کی آڑ لیتے

ہیں۔ اس حقیقت باہرہ کا ثبوت حال ہی میں شیخان حیدر کرار نے ہم پہنچایا ہے۔ اور مناظرہ میکلا کے موقع پر موضوع مناظرہ سے فرار کر کے

اپنے قسب "حکۃ" کی تقلی کھول دی ہے اور اب اشتہار بازی کے میدان میں اترے ہیں۔ شیعہ اس بات کو بڑے زور شور سے

پیش کرتے ہیں۔ کہ صحابہ جنگ میں رسول خدا صلعم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ افسوس کہ ان کی چشم باندیش کو بد بینی سے

فرصت ہی نہیں ملتی۔ کہ کسی دوسری طرف دیکھ سکے۔ کاش وہ تفسیر کبریٰ کو ہی دیکھ لیتے۔ پھر انہیں اس طرح بنیں بجانے پر

خوش دم آتی۔ لیکن اذالم تستحي فاضم ما شئت صحابہ کبار بالخصوص شیعین کے فرار کا ثبوت کسی مستند اور صحیح

سے نہیں مل سکتا۔ اگر عبداللہ بن جبیر کی جماعت آوازہ شیطا الا ان محمد اقد قتل سنے پر وہ کو چھوڑ کر رسول اللہ صلی

علیہ وسلم کی طرف چلے گئے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی اس ہوس کو عفا اللہ عنہم۔ عفا اللہ عنکم اور فاعف عنکم

کے بشارات سے صاف کرتے ہیں۔ اب بتائیے خدا کے خلاف کس سے اپیل کر دگے۔ اسی طرح باقی کے تمام الزامات بنے

اور غلط ہیں۔ جب تک کسی خبر کتاب کا حوالہ بقید جلد و صفحہ نہ دیا جائے۔ ان کو کوئی وقعت نہیں دی جاسکتی۔ شیعوں کی پرگندگ

کا خیال دیکھ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ایک ایک بات کو دو دو تین تین صورتوں میں پیش کرنا نام نہاد اعتراضات کی تعداد بڑھانے اور

جملہ کم سبکی پر پردہ ڈالنے کے لئے کس قدر ضروری ہے۔ اسے شیعوں سمجھتے ہیں۔ لیکن انہیں حسم ہونا چاہیے کہ تمام دنیا کی کتابوں کا

نام لے دینے سے آپ عالم نہیں بن سکتے۔ اھہ آپ کی لاجینی تحریر مستند نہ ہوتی ہے۔ اگر آپ ان باتوں کا جواب لیا جاتا ہے

تو یہ مستند نہ ہوتی ہے۔ اگر آپ ان باتوں کا جواب لیا جاتا ہے

تو ہر ایک کتاب کا اہل القیدیہ جلد اور صفحہ وغیرہ دیں۔ اور اسی قرآن
کوئی اعتراض کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ جب تک کہ قرآن مرتبہ حضرت علی
بوجہ ترتیب نزولی پیش کر کے یا پھر ہزار کا انعام نہ حاصل کر لیں قرآن
موجودہ کی ترتیب و اشاعت کے متعلق شیعہ بہت غل جانتے اہل کہتے
ہیں کہ حضرت عثمان جامع قرآن نے قرآن کو مستحضر عرف اور بدل
کر دیا۔ علامہ ان کے والد الامام حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں :-
لو لیت لعلت بالمصاحف الذی عمل عثمان انتہی تفسیر
القلم منہ یعنی اگر میں حاکم ہوتا تو قرآن کے ساتھ وہی مسام
کتا۔ جو حضرت عثمان نے کیا۔ بات دراصل یہ ہے کہ قرآن پاک
میں کس قسم کا تغیر و تبدل نہیں کیا گیا۔ قال البخاری فی شرح
السنۃ الصحاح ص ۱۱۱ اللہ تعالیٰ عنہم رحمہم ابین
الدفتین القرآن الذی انزلہ اللہ علی رسولہ من غیر
ان زادوا ولا نقصوا منہ شیئا فکتبوا کما سمعوا
من رسول اللہ من غیر ان قد صا مشیئا او احدا
الی ما قال ان سے الصحابہ کان فی جمیعہ موضع
واحد لا فی ترتیبہ فان القرآن مکتوب فی لوح
مخفوظ علی اھل الترتیب انزلہ اللہ تعالیٰ جملۃ الی
سما وال دنیا الخ حاصل مطلب یہ کہ موجودہ قرآن جسے حضرت
عثمان نے جمع کیا کسی قسم کے حذف و اضافہ اور تقدیم و تاخیر کے
بغیر اسی طرح جمع کیا گیا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اور رسول
اللہ نے صحابہ کو بتایا۔ اس کی موجودہ ترتیب وہی ہے جس سے قرآن
کریم لوح محفوظ پر لکھا ہوا ہے۔ اہلسنت والجماعت میں قرآن

کی تغیر و تحریف کا کوئی قائل نہیں۔ اگر قرآن میں کس قسم کی
قطع و برید اور تغیر و تحریف روا رکھی جاتی تو کم از کم حضرت
علیؑ اس بارہ میں حضرت عثمان کے ہم نوا نہ ہوتے۔ بلکہ
حضرت علیؑ تو فرماتے ہیں :- اخرج ابن ابی حادود
بسند صحیح عن سہید ابن عقیلہ قال قال علیؑ
لا تقولوا فی عثمان الا خیرا۔ فواللہ فافعل
الذی فعل فی المصاحف الا ان من ملأ منا الخ۔
(القائم ص ۶۹) ابن ابی داؤد میں سند صحیح لکھا ہے سہید
بن عقیلہ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ فرمایا حضرت
علیؑ نے عثمانؓ کے حق میں سوائے بھلائی کے نہ کہو۔ اللہ کی
قسم عثمانؓ نے قرآن کے متعلق جو کچھ کیا ہے ہم لوگوں کے
شورہ سے کیا۔ اس روایت کے ہوتے ہوئے شیعوں کا
حضرت عثمانؓ پر اعتراض کرنا کہاں تک صحیح ہے۔ اہل
عقل و انصاف جانتے ہیں۔ کہ ان کا یہ اعتراض اور حق
حضرت عثمانؓ پر نہیں۔ بلکہ حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ پر ہے۔
نحوذ باللہ من ہذا الخجرات۔ مناظرہ کے موقع پر
ہم نے جتنے اعتراضات ائمہ طاہرین حصوین کی فرج
احادیث سے متعلق شیعوں کے پیش کئے تھے۔ مناظرہ
شیعہ ان کا کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور نہ اب تک جواب
شیعہ کی جرأت کی ہے۔ باوجودیکہ ہم نے یا پھر ہزار کا انعام
اعلان بھی کیا تھا۔ مگر افسوس کہ شیعہ جواب نہ دے سکے
کے باعث قیامت تک اس انعام سے محروم رہیں گے۔

اس اشتہار کو سیاہ کرنے کے لئے شیعیہ نے اپنا پورا زور خرچ کر کے لائسنس یافتہ کادہ کادہ مار باندھا ہے کہ اس کی اس نسبت پر کفر بن گئے کو جی چاہتا ہے۔ گو اس میں ایک ایک بات کو بار بار پیش کر کے تھارہ کو ٹھکانے کے سوا اور کچھ بھی نہیں تاہم ہم ان کی تمام خرافات کا ایک ہی جواب دے رہے ہیں۔ اور آمید ہے کہ اہل دانش اوپر کے حوالوں کو ٹھکر شیعیہ کی سچائی کا اندازہ لگائیں گے شیعیہ نے اس اشتہار میں من گھڑت جواب دینے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ اور ایسی خانہ زاد تاویلات سے کام لیا ہے کہ ان کی تشریحی اور عقل مندی کی داد دینی پڑتی ہے۔ ہم نے اصول کافی ص ۶۷ کے حوالہ سے ثابت کیا تھا کہ شیعوں کا قرآن سترہ ہزار آیات کا ہے اور موجودہ قرآن میں ۶۶۰۰ سے کچھ زائد آیات ہیں۔ شیعیہ اپنا سترہ ہزار آیت کا قرآن پیش کریں۔ اس کا جواب شیعیہ نے یوں دیا ہے کہ آیت سترہ ہزار آیت ہے۔ اور قرآن میں سترہ ہزار جملے ہیں۔ ان کے اس بیان کو صداقت کی کوئی ٹیڑھ پرکھنے سے صاف معلوم ہو جائیگا کہ شیعیہ نے سچائی سے کہاں تک کام لیا ہے ہم پوچھتے ہیں کہ شیعیہ نے کون سے امام کی اور کس روایت سے سند پیش کی ہے۔ شیعوں کے علامہ شیخ قزوینی نے بھی اپنی کتاب صافی شرح اصول کافی میں اس روایت کے تحت میں آیت کو آیت کے محمول میں لیا ہے۔ اور سترہ ہزار آیات ثابت کی ہیں لیکن شیعوں کے یہ نئے مجتہد اس زمانہ میں ایسے پیدا ہوئے ہیں۔ جو نئی نئی تاویلوں سے بزرگوں کو بھی مات کر رہے ہیں۔ شیخ قزوینی کی رُوح ان کی شان میں جعفر زطلی کا

یہ شہر چھ رہی ہے۔

پسر من عالم الم شلہ

واہ بچہ ! واہ بچہ ! واہ بچہ ! واہ

شیعیہ نے لکھا ہے کہ حضرت علی ترتیب نزول والا قرآن اُنو شائع کرتے تو عثمانی گروہ زائد تھا کبھی قسیم نہ کرتا۔ ہمارے گذارش ہے کہ اگر خلفائے کلمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں حضرت علی کا زور نہ چلتا تھا۔ تو اپنی خلافت کے زمانہ میں ہی اپنا قرآن شائع کرا دیتے۔ اگر اور کچھ نہ ہوتا شیعوں کو محروم نہ رہتے۔ کیا حضرت علی نے معاذ اللہ گروہ عثمانی کے خوف سے دنیا کو قرآن سے محروم کر دیا۔ اور اعلانے کلمۃ الحق سے باز رہے۔ یہ کتنا غلط خیال ہے۔ دقت علی هذا تحت م اشتہار ایسی ہی دور از کار تاویلات اور بے بنیاد خرافات سے بھرپور ہے۔ اور قطعاً لائق جواب نہیں ہے۔

خط غلط - اطل غلط - انشاء غلط

حیف ہے اس پر کہ سرتا پا غلط

فی الحال اس پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ شیعوں نے اس کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی۔ تو انشاء اللہ عزیز ص ۷۷ چھوڑیں گے ہم بھی فیصلہ کر کے دندان شکن جواب دیا جائیگا۔

۱۶

بیرید المجاہد دن لیطفتو لا

ویا بی اللہ الا ان یتم

(آنریری سیکریٹری انجمن اسلامیہ سیکسہ پنجاب)

استفسارات

نوٹ :- ہر خریدار سیراہ ایک ال شائع کر سکتا ہے (دیر) ۱، ایک شخص اپنی محبت کو گورنٹ سیونگ بینک میں جمع کرنا ہے۔ اور اس کے منافع سے مذہبی کتابیں بجائے اشاعت دین خرید لیتا ہے۔ کیا اس کا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

(علامہ حنین از ضلع لاہور)

الجواب :- از روئے مشروع اسلام سود لینا حرام ہے۔ اور سود کے جواز کی کوئی صورت نہیں۔ عہد حاضرہ کے نیا چہ و علاحدہ مسلمانوں کو اسلام کی شاہراہ سے علیحدہ کر کے ارباب فرنگ کی تقلید پر آمادہ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی ترقی کا واحد ذریعہ احکام شریعت کی متابعت ہی ہو سکتا ہے۔ بموجب ائداد و اتم الاعلون ان کنندہ مومنین۔

(۲) کیا سود یا منافع ڈاک خانہ والوں کو چھوڑ دینا

چاہئے؟

الجواب :- جمعیتہ علمائے ہند دہلی کے صدر محترم نے فتویٰ دیا تھا کہ چونکہ انکار کی صورت میں محکمہ ڈاک سود کی رقم عیسائی مشنوں کو تبلیغ مسیحیت کے لئے دے دیتا ہے اس لئے ایسی رقم ڈاک خانہ میں چھوڑی نہ جائے۔ کیونکہ اس رقم کے چھوڑنے سے مسیحیت کو اسلام کے خلاف کرنے میں دل جاتی

ہے۔ بہر حال ڈاک خانہ کا سود وصول کر کے غربا و مسکین کو بے دیا جائے۔ مگر ایسے فعل سے ثواب کی امید رکھنا گناہ ہے۔ ایسی قوم کا مصرف غربا اور مسکین ہی ہو سکتے ہیں۔ یا غربا و مسکین میں دینی کتابیں تقسیم کر لئے۔ (۳) خرگوش کے حلال ہونے کے کیا دلائل ہیں۔ ایک شیعہ کہتا ہے کہ حلت خرگوش کے دلائل کتب شیعہ سے بیان کئے جائیں۔ (مہر شاہ قریشی)

الجواب :- شیعوں کے ساتھ ہمارا اصول میں اختلاف ہے۔ فروعات میں ان کے ساتھ جھگڑنے کی ضرورت نہیں شیعہ کتب الہنت کو معتبر نہیں سمجھتے۔ مگر قرآن سے بھی حرمت خرگوش پر کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

خرگوش نہ تو درندہ ہے۔ اور نہ ہی مردار خورد جانور ہے۔ مذہب الہنت و الجماعت میں بالاتفاق حلال ہے۔ نہ کوئی شیخ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خرگوش کا گوشت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور حضور

کے حکم سے صحابہ نے کھایا۔ صحیح بخاری میں انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ نے خرگوش کے گوشت کا ایک ٹکڑا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے قبول فرمایا۔ اور اس میں سے تناول فرمایا۔

(۴) ایک شیعہ کہتا ہے کہ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے بعد بارہ سردار ہونے قوم قریش سے۔ اس سے مراد بارہ امام ہیں۔ مگر الہنت

بارہ کی بجائے چار امام مانتے ہیں۔ اس کا جواب تحریر فرمائیے
(دہشتاہ ترشی)

الجواب - شیعہ متراض خود بیان کرتا ہے کہ بارہ سرداروں کی خبر دی گئی ہے۔ اماموں کی خبر نہیں دی گئی۔ شیعہ کی اصطلاح میں امام کے لئے جو اوصاف ضروری ہیں ان کا کسی حدیث میں ذکر نہیں کیا گیا بعض احادیث میں قوم قریش میں سے بارہ خلفاء کا ذکر موجود ہے جن بزرگوں کو شیعہ امام تسلیم کرتے ہیں ان کو خلافت نصیب نہیں ہوئی۔ خلیفہ سے مراد وہی صاحب خلافت ہوتا ہے جس کو بیت خلفائہ فی الارض کیطابق استخلاف فی الارض اور کلین حاصل ہو۔ اور یہ بات ان ائمہ کو حاصل نہ تھی۔ اہل سنت جن چار اماموں کو مانتے ہیں۔ ان کو بھی اس حدیث کا مصداق قرار نہیں دیتے۔ اہلسنت کی اصطلاح میں امام بمعنی مقتدا متصل ہے۔ علوم فقہ میں ان چار ائمہ رحمہم اللہ نے امت کی رہنمائی کی۔ اس لئے امام کہلائے۔ اسی طرح ہر فن کے امام اس امت میں ہوئے ہیں۔ جن بارہ کو شیعہ امام سمجھتے ہیں۔ اہل سنت بھی اپنی اصطلاح کے مطابق ان کو اپنا امام مانتے ہیں۔

(۵) بنائے مقصودہ کی نیت کہا جاتا ہے۔ کہ امیر مراءوہ کی ایجاد شدہ بدعت ہے؟ (حافظ محمد دین صاحب)

الجواب - اگر یہ بدعت ہے۔ تو اسی عہد بدعت اور ایجاد ہے کہ شیعہ بھی اپنی مباحد میں اس پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس کیلئے مستحق اجر و

ثواب ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

من سن سنة حسنة اوجده طريقا يلكه اس کیلئے اجر مثلها و اجر من اوجدها لورا اجرہ اور اس (طریقہ) عمل بجا۔ پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی۔

(۶) خطبہ قبل الجمعہ امیر معاویہ کی ایجاد کردہ بدعت بیان کی جاتی ہے۔ (حافظ محمد دین صاحب)

الجواب - خطبہ قبل الجمعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے رائج ہے۔ صحیح مسلم میں اس کے تعلق روایت موجود ہے۔ اور حدیث میں خطبہ کے متعلق ہے وحی

قبل الصلوة بعد الزوال بل وردة السنة (الحج) شیوں کی معتبر کتاب جاسع عباسی پنج بابی ص ۶ پر احکام حج میں خطبہ کے متعلق لکھا ہے۔ "پیش نماز یا غیر آں قبل از نماز جمعہ دو خطبہ بخواند"۔ یعنی جمعہ کی نماز سے پہلے دو خطبے پڑھے جائیں۔

(۷) شیعہ کہتے ہیں کہ تیسرے میں ان اعضاء کے مسح کرنے کا حکم ہے جو وضو میں دھوئے جاتے ہیں۔ اور جن اعضاء کا بوقت وضو مسح کیا جاتا ہے۔ انہیں بوقت تیسرے مسح چھڑ دیا جاتا ہے۔ پس وضو کے وقت پاؤں دھونا ثابت نہیں۔ اور پاؤں کا صرف مسح کافی ہے (حافظ محمد دین صاحب)

الجواب - شیعہ کا یہ اعتراض پاور ہوا ہے۔ اور یہ عقلی و حکومہ عند الشرح مسموع نہیں۔ بازو اور چہرہ کو حالت مسح میں خاک آلود کرنا مقصود ہوتا ہے۔ مگر پاؤں پہلے ہی غبار

نہیں کیا۔ شیخین معنوں میں امامت کے قائل ہیں۔ اہل سنت ان معنوں کے لحاظ سے کسی کو امام نہیں سمجھتے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی الطائفة اور محصور کے وجود کا قائل ہونا ختم نبوت کے خلاف ہے۔

تفتیہ

قاعدہ عربی جدید

مرتبہ مولوی حافظ قاری محمد رحیم الدین صاحب نئی فاضل سہارن پوری۔ مؤلف کا دعویٰ ہے کہ پانچ سال کا بچہ صرف چھ ماہ میں عربی قواعد کے مطابق صحیح طریق پر قرآن کریم ختم کر سکتا ہے۔ رسم خط میں ہر حرف کو بچوں کی آسانی کے لئے الگ الگ دکھایا گیا ہے۔ ہم نے اس کا سرسری نظر سے مطالعہ کیا۔ قرآن مجید کی اشاعت و تسلیم کے لئے مؤلف کی یہ خدمت قابل تحسین ہے۔ تمام مروجہ قواعد سے اس قاعدہ میں خاص خصوصیات موجود ہیں۔ جن کی بنا پر ہم سفارش کرتے ہیں۔ کہ اسلامی مدارس کے متمم صاحبان اس قاعدہ کو اپنے ہاں رائج کر کے مؤلف کی حوصلہ افزائی کریں صفحات ۳۲۔ طباعت و کتابت عمدہ۔ خوشنمذ اصحاب منیر کتب خانہ سلسلہ تعلیم القرآن لدھیانہ (پنجاب) سے طلب کریں۔

تاجران کے لئے زرخ گنج فی سینکڑہ ہے :

آلود ہوتے ہیں۔ اس لئے ان پر سرج کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی طرح سریشی ڈالنا امر قبیح اور نامتی فعل ہے اس لئے شریعت میں اس کو نجاست تیمم مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ شیعوں کی معتبر کتاب فروع کافی جلد ۱ ص ۱۹ پر امام صادق کا ارشاد ہے وان نیت مسح برأسك حتى تغسل رجلك فافسح برأسك ثم اغسل رجلك (ترجمہ:- اگر سر کا مسح کرنا بھول جائے اور پیچھے پاؤں دھو دالے تو سر کا پھر سرج کرے اور بعد ازاں پاؤں دھو لے) امام کے اس ارشاد سے بالمرافہ ثابت ہے کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ اس لئے جب امام نے فرمایا کہ اگر مسح سر کو بھول کر پہلے غلطی سے پاؤں دھوئے جائیں۔ تو پھر ایسا کرنا چاہیے کہ سر کا مسح کر لیا جائے۔ اور ترتیب کی درستی کے لئے پھر دوبارہ پاؤں دھوئے جائیں۔ پاؤں دھونے سے اگر ازالہ نجاست منظور ہوتا تو دوبارہ پاؤں دھونے کا حکم نہ فرماتے۔

۱) حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام جعفر صادق کا زمانہ جب ایک ہی بتایا جاتا ہے۔ تو ہر دو ایک ہی زمانہ میں امام کیے ہوئے ہاں حافظ محمد دین از صلیح جھنگی الجواب۔ امام ابو حنیفہ علوم فقہ میں امت کے امام یعنی مقتدری مشہور ہوئے اور حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ وجہ تقویٰ و زہد شایع طریقت میں شمار ہوتے ہیں اور خاندان سادات میں سے بزرگ ہستی ہونے کی وجہ سے امام کہلاتے ہیں۔ ہر دو میں سے کسی نے اپنے امام ہونے کا دعویٰ

اطلسلام

قادیان میں تبلیغی دفتر

مجلس احرار اسلام ہند لاہور نے اپنے ماتحت ایک تبلیغی قادیان میں اپنا تبلیغی دفتر قائم کر دیا۔ عرصہ ۸ ماہ سے بفضلہ تعالیٰ شاندار کام ہو رہا ہے۔ مسلمان عرصہ سے تنظیم کی ضرورت محسوس کر رہے تھے۔ انہیں ضرورت تھی کہ ایک ہی مرکز سے مناظر و مبلغین مل جایا کریں الحمد للہ اب یہ خواہش پوری ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ خبر نہایت خوشی سے سنی جا رہی ہے کہ مولانا لال حسین صاحب اختر۔ مولوی عبدالغفار صاحب غزنوی۔ اور مولوی علی محمد صاحب پاسوی۔ مولوی انور صاحب اور مولوی رحمت اللہ صاحب اپنی خدمات شبہ کے لئے وقف کر دی ہیں۔ (سیکرٹری شہر تبلیغ قادیان) ایران میں سینہ کوبی و دیگر بدعات محرم کا انداد

ہندوستان کے روافض یقیناً اس طسلاع پر ماتم نہماں گئے کہ کمزور تہذیب یعنی مملکت ایران کے بیدار و خرد تاجدار کی توجہ کو اہل ایران میں مدافعی پیدا ہو رہی ہے۔ اور وہ خلافت عقل اور خلافت اسلام رسوم کو ترک کر رہے ہیں۔ گذشتہ سال متعہ پر ایسی قانونی پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ کہ متعہ تقریباً بند ہو چکا ہے۔ ناصر الدین شاہ قاجار کے زمانہ سے سب خلفاء راشدین

قانونی جرم قرار دیا جا چکا ہے۔ حال ہی میں طہران کے جریدہ اطلاعات نے یہ خوشخبری شائع کی ہے۔ کہ سینین ماضیہ کے برخلاف سال حال مشہد مقدس میں محرم کی تقریب نہایت خلوص و سادگی کے ساتھ منائی گئی۔ سال روہی سے قبل تک وہیں شیخ زنجیریوں سے ماتم کر کے سینوں کو زخمی کر لیا جاتا تھا۔ اور لوگ اپنے آپ کو طمانچہ دلایا کرتے تھے۔ اسلئے یہ حرکات بالکل بند ہو گئیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ محرم کی دیگر بدعات کا بھی بہت تدریج خاتمہ ہو جائیگا۔

شام قاروق پر عذاب الہی کا نزول

اخبر سیاست لاہور میں حسب ذیل اطلاع شائع ہوئی ہے۔ "زائیں گنج ۲۲ جون" آج محلہ مبارک پور میں سید اختر حسین کے ہاں عید نہم کی مجلس تھی۔ اور ملازمین ریاست کو بھی جس میں بعض اہلسنت و الجماعت تھے حکماً شریک کیا گیا تھا۔ سلطان المناظرین مستند العلماء سید حمید حسین صاحب نے ذکر مصائب فرمایا۔ اور حضرت خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ کی شان مبارک میں کچھ گستاخانہ الفاظ مائے جس پر طبع اللہ نامی ایک اہلسنت و الجماعت ملازم ریاست نے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ مولانا جعفرین سینہ کو بڑا نہ کہو۔ خدا سے ڈرو سلطان المناظرین نے اس قطع کلامی کی پرواہ نہ کی۔ اور بدستور بیان فرماتے رہے۔ دفعہ دوم ممبر سے گر پڑے۔ اور حالت بیہوشی میں ماتم پاؤں مارنے لگے مجلس میں میجو حسن صاحب ڈاکٹر بھی تشرف فرما تھے جنہوں

عرصہ حال

عبدالرحمن صاحب میاؤں دو ماہ کے لئے رخصت رہیں دارالعلوم عزیزیہ نہایت کامیابی سے جاری ہے۔ اس وقت دارالعلوم میں ۵۷ طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انصاریہ کی مالی حالت کا ذکر نابے سود سمجھا گیا ہے۔ قوم کی بے توجہی اور لاپرواہی سے یہ مفید ادارہ زندگی کے آخری سانس لے رہا ہے۔ آمد و خرچ کے گوشوارے شائع نہیں کئے جاتے ان کی اشاعت سے محققین کے دلوں میں مسرت اور احسان کے دلوں میں بڑھدگی کے سوا اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ ہم نے اپنا معاملہ کار سزا حقیقی کے سپرد کر دیا ہے۔ رسائی کی تسلیس کام جس قدر قارئین کے ہاتھوں میں پہنچ رہے ہیں ان کی طباعت و کتابت وغیرہ کے بل کئی ماہ کے واجب الادا ہیں۔ اور بظاہر رقم کی طرف سے اعانت کا کوئی توقع نہیں۔

اسلام کی سچی تبلیغ کی تڑپ رکھنے والے اور اپنے سینہ میں اسلامی درد رکھنے والے احباب آخری دفعہ رسالہ کا شا بڑھانے کی سعی کریں۔ ہر خریدار کم از کم دو خریداروں کا پیوہ بذریعہ پی آر ڈر ایک ماہ کے اندر مجھو رہی۔ صرف یہی ایک صدمہ ایسے مفید جریہ کے بقا کی ہوسکتی ہے۔ ورنہ اب حزب الانصار کے غریب رکن اپنی بے بضاعتی کی وجہ سے رسالہ جاری رکھنے سے معذور ہیں۔ جو حضرات ہماری اس آخری اپیل پر لبیک کہیں گے ان کے اسمائے گرامی انشائیہ رسالہ میں درج ہونگے جن لوگوں کو رسالہ کا جاری رہنا منظور

طبی امداد پہنچائی اور مرض خارج تجویز کیا۔ کیا فرماتے ہیں مسٹر عنایت آف درن جف پیچ اس حادثہ کے پیچھے ہے۔ عدوئے آل محمد کا گھر ٹھہرا برباد

جاپان میں اسلام - معصوم ایمان نے اپنی مستند اطلاعات کی بنا پر اعلان کیا ہے کہ جاپان میں ۸۰ ہزار آدمی چند سال میں مشرف دنیا اسلام ہو چکے ہیں۔ اور وہاں جاپانی زبان میں ایک اسلامی اخبار بھی جاری ہونے والا ہے۔ جاپانی مسلم طلباء کی ایک جماعت حصول تعلیم کے لئے جامعہ ازہر مصر میں پہنچ چکی ہے۔

انگلستان میں مسٹر عبداللہ کوئیم کی سامی اور ڈاکٹر خالد کے ذریعہ اسلام پھیلا۔ والدہ عجوبائی نے مسجد دو گنگ تعمیر کرائی۔ میرزا یوں نے وہیں پہنچ کر اشاعت اسلام کو اپنا کارنامہ ظاہر کیا۔ اسی طرح جرمنی و امریکہ میں پروفیسر عبدالجبار خیری وغیرہ کے ذریعے اسلام کی تبلیغ ہو رہی تھی۔ مذاہنوں نے وہاں بھی اپنے آوارہ گرد آدمی بھیج کر انچ خدمات میں اضافہ کرنا چاہا۔ ہم منتظر ہیں۔ کہ کب قادیانی ڈاکو اپنے کسی آوارہ گرد کو سیاح کو جاپان میں بھیجتے ہیں۔ قارئین مستقبل قریب میں دیکھ لیں گے۔ کہ قادیانی اخبارات میں جلی قلم سے لکھا ہوا جو کلام احمدیوں کا شاندار کارنامہ جاپان میں شیخ تاجید روشن کردی تھی۔ یہ مخلوق فی دین اللہ افواج کا نظارہ۔ ہزار ہا جاپانی آنکوش اسلام میں پلو

میرزا غلام احمد کی جگہ۔
”وہاں نہیں کسی سے سبیل رواں چلا“
دفعہ فقیر

اسراف و تبذیر کی ایک مثال :- سیدنا عمر

رضی اللہ عنہ ۲۵ لاکھ مربع میل کے خوشنار اور وادیوں اور دنیا کے فارج اعظم سترو پیوند کا رتہ زب تن کے بچے مسند شہنشاہیت پر جلوہ افروز رہے۔ دنیا آج بھی فاروقی اعظم کے اسوہ حسنہ پر عمل کر کے نجات حاصل کر سکتی ہے۔ مگر گاندھی نے نیگ انڈیا میں واپس لے بہادر کو لکھا تھا کہ آؤ ہم خلیفہ اعظم عمر کی پیروی کریں جس نے اپنے سخی عمل سے عظیم الشان سلطنت قائم کی۔ مگر اپنی زندگی سادہ اور غریبانہ حالت میں گذاردی۔ اس کے مقابلہ میں اسلام کے دعویداروں کی حالت قابل افسوس ہے۔ ہر رئیس نواب صاحب رام پور نے لندن میں ملک عظم سے حال ہی میں ملاقات کی ہے۔ اس وقت جو لباس ہر رئیس اور ان کی بیگم صاحبہ نے پہنا ہوا تھا۔ اکی قیمت کا اندازہ پندرہ لاکھ روپیہ کیا تھا ہے۔

ہاں تفاوت راہ از یکاست تا یکجا

رسیدند و شکر تہ

خان زادہ حبیب اللہ خان صاحب تاجر شکر و ضلع کوٹ

نے دارالعلوم غزنیہ کی امداد کے لئے مبلغ پانچ روپیہ بذیلہ منی آرڈر ارسال فرمائے ہیں۔ جزا لا اللہ خیر الخ

رسید رمضان :- میں خان زادہ غلام احمد خان صاحب

جنگش کی طرف سے دو مضامین مولانا حکیم قطب الدین صاحب کسٹیف

سے دو مضامین سید رفیع الدین شاہ صاحب کے منتخب مضامین جو مسلم

صاحب نے آریوں سوالات مولوی غلام حسین صاحب بھکروی کا پنج

ہو وہ بہت جلد توجہ فرمائیں ورنہ عجب

پس ازل کہ من نہ نام نہ بہ چہ کار خواہی آمد ؟

نام کی تبدیلی :- ماسٹر شیخ محمد گلاب صاحب

سکھر سے اطلاع دیتے ہیں کہ میں نے اپنا نام تبدیل کر

لیا ہے۔ میں نے اپنا نام شیخ عبدالحمید تجویز کیا ہے۔ ابتدا

آئندہ کوئی صاحب مجھے میرے سابقہ نام سے یاد نہ کریں۔

آئندہ خط و کتابت دسکاری کاغذات میں عبدالحمید کے

نام سے ہی مجھے موسوم کیا جائے۔

اتحاد عالم اسلام :- شہنشاہ ایران رضا شاہ

پہلوی آج کل ترکی کا سیاحت کر رہے ہیں۔ تازی مصطفیٰ اکمل

پاشا سے ملکر آپ اسلامی ممالک کا ایک میثاق تیار کر رہے ہیں

جس پر دستخط کرنے سے تمام اسلامی ممالک ایک ایسے عہد نامہ

کے پابند ہو جائیں گے جو ان کو جارحانہ اور مدافحانہ اقدامات

میں ایک دوسرے کا معاون بنائے گا۔

روپیہ کی بارش

مسٹر گاندھی اصل طرح اچھوت کے لئے اب تک ساٹھ لاکھ

روپیہ جمع کر چکے ہیں۔ لاہور میں انہیں ۵۵ ہزار روپیہ وصول

ہوا۔ زندہ قوم کی علامات زندگی اسی سے ظاہر ہوتی ہیں اہل

سنت اپنی کثرت تعداد کے باوجود آج تک ایک بھی منظم

تسبیخی جماعت قائم نہیں کر سکے۔

بخدا ایک مضمون موصول ہوا ہے۔ حسب تجاویز میں مضامین

وزع رسالہ ہوتے رہیں گے :- (ادریہ)

من انصارى الى الله

اگر آپ دین اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو حزب الانصار کی مدد کیلئے ہاتھ بڑھائیے اس کے رکن بن کر اپنے مقاصد کی اشاعت کے اپنا فرض سمجھیے۔ آج سات سال سے یہ جماعت نہایت خاموشی کے ساتھ سرگرم عمل ہے دینی تعلیم کیلئے اعلیٰ پیمانہ پر جامع مسجد بھویوں دارالعلوم عزیزیہ قائم ہے۔ ماہانہ رسالہ شمس الاسلام اور مبلغین کے ذریعہ احکام اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ دیہات کی جاہل مسلم آبادی کو رسم و رواج کی بندشوں سے آزاد کرانے اور انہیں روافض و فرائض کے دائم تزییر سے نجات دلانے کے لئے بڑی سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔ مفصل حالات بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں۔ یاد رکھیے۔ رسالہ شمس اسلام کا خریدار بننا یا اس کی اشاعت بیچ کر میں مدد دینا ایک اسلامی خدمت ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ حزب الانصار کو رسالہ کے مالی مصارف سے جلد از جلد سبکدوش کر دیں۔ حزب الانصار کے تمام کارکن مفت کام کر رہے ہیں۔ صرف طباعت و کتابت و کاغذ کے مصارف کو بے کرنے کے لئے جدوجہد سے کام لینا پڑتا ہے یقیناً جانتے کہ رسالہ کا ہر ماہ کسی جگہ جانا ایک مکمل عالم مبلغ اور مناظر کے جانے کے برابر ہے کم از کم کوئی گاؤں ایسا نہ ہے جہاں رسالہ نہ جاتا ہو۔ اہل وہ و اہل محلہ حنیفہ کر کے اپنے امام مسجد کے نام جاری کر دیں۔ ایسے امان مساجد کا فرض ہے کہ رسالہ کے مضامین سے مسلمانوں کو ہر ماہ آگاہ کر دیا جائے۔ مندرجہ ذیل تبلیغی کتب دفینہ شمس الاسلام سے مل سکتی ہیں، ختم رسالت مؤلف مولوی ماسٹر محمد بخش صاحب مسلم بنی ہے۔ اس کتاب میں عقل و نقلی دلائل سے مہذبانہ پیرایہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس موضوع پر اس سے بہتر کتاب آج تک تالیف نہیں ہوئی قیمت ۱۲ روپے (۲) حقیقت تشریح مؤلف مولوی طیبی شاہ صاحب۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مذہب میر کا تمام دارو صرف جھوٹ ہے قیمت ۱۵ روپے، اجتنب الحنفیہ سندھ عرب و عجم کے صدراعلماء کا متفقہ فتویٰ دربارہ کفر و ارتداد و مرزائیان و روافض و دربارہ عدم جواز نکاح زن ستیہ بامرد و تنبیہ وغیرہ قیمت ۵ روپے۔

علاوہ اس ہر قسم کی تبلیغی کتب کا قتلہ: جیگر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

رجسٹرڈ وائل نمبر ۲۶۵

دعوتِ عمل

حزبِ انصار کے مقاصد انفرادی و ملتبعیہ عمل سرورق نہایت پرچ ہیں۔ مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ سوچے کہ یہ کام اسلام اور مسلمانوں کے فائدے کے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیا اس کا فرض نہیں کہ اس خدمت میں حسبِ توفیق حصہ لے۔ انہیں ہے کہ احناف نے آج تک اس ضروری امر کی طرف توجہ نہیں کی۔ ذیل کے طریقوں سے آپ اس پورے کی آبیاری فرما سکتے ہیں :-

- (۱) اپنی ماہواری آمدنی میں سے کچھ حصہ مقرر کر دیں جو ماہِ باہِ حزب کو پہنچا ہے نیز اس کے رکن بن کر اور دوسروں کو رکن بننے کی ترغیب کر اس کا حلقہ کار وسیع کیجئے (۲) اپنی زکوٰۃ صدقہ و خیرات اگر ب نہیں تو اس کا بڑا حصہ دارالعلوم غزنیہ کے غریب و نادار طلباء اور یتیم و لاوارث بچوں کیلئے عطا فرمائیں۔ جن کی تعلیم و تربیت و خوراک و رہائش کا ذمہ حزبِ انصار نے لے رکھا ہے۔ (۳) ماہانہ رسالہ شمسِ اسلام کی اشاعت و وسیع کرنے میں سعی فرمائیں (۴) تیامی و مساکین و غریب آوارہ سلم بچے جہاں ملیں ان کو تعلیم و تربیت کیلئے دارالعلوم غزنیہ بھیجیں تاکہ برحق محبت کے اثر سے چکرِ اسلام کے سچے خاوم بن سکیں (۵) اپنے بچوں کو دینی تعلیم کیلئے کم از کم چار سال کے واسطے دارالعلوم غزنیہ میں بھیجیں چار سال میں مولیٰ قابلیت کے طالب علم کو کافی استعداد حاصل ہو سکتی ہے۔ ایمانِ جہ کو مجبور کریں کہ وہ خود تعلیم حاصل کریں اور اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے بھیجیں (۶) اہل قلم حضرات رسالہ کی قلمی اعانت سے دریغ نہ فرمائیں اور مخیر حضرات کا فرض ہے کہ کتابیں اپنے پاس سے خرید کر کتابخانہ حزب انصار کیلئے وقف فرمائیں تاکہ یہ صدقہ جاریہ کا کام لے سکیں۔ جن کتاب کی ضرورت ہے وہ بذریعہ استفسار معلوم کر لیں۔
- (۷) اپنے علاقہ میں غیر مذاہب کی تبلیغی جدوجہد و دیگر کوائف سے مطلع فرماتے رہا کریں اور اگر ضرورت ہو تو حزبِ انصار کے مبلغین طلب فرما کر تبلیغی جلسہ کے انعقاد کا انتظام کریں۔ (۸) اگر آپ تبلیغ کر سکتے ہیں تو شعبہ تبلیغ حزبِ انصار میں اپنا نام درج کرائیں۔

ناظم حزبِ انصار (بھیرو پنجاب)

بانتظام خانہ احمدی ایڈیٹر پبلشر ڈیپارٹمنٹ شمسِ اسلام پریس سوگڑا سے چھپا کر ضلع پٹنہ پورہ سے شائع ہوا۔